



بسم الله الرحمن الرحيم
هذا مختصر في فضائل علي بن أبي طالب عليه السلام



ADRIAN

مبشرات الذي اسرى عبدة ليلامن عبيد الرحمن
السبحان للرحمن



٣٠ رمضان المبارك ١٤٢٢ هـ الموافق ١٠/٥/٢٠٠١ م

سلسلہ التقدیم جلد ۵

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

ہرگز اور نہ ہلکات اور دھوکہ کو قبول کر لیں گے اسکا ہر
 یہ علیہا رہے گی اور کسی مصیبت کے وار نہ ہو جائے کہ نہ
 نہ بھیر کر لکھ قدم اگر بڑا لنگہ ششم یہ کہ اتباع یہ ہم اچ
 متابعت ہوا دوس سو یا آجیا گیا اور زمان شریف
 کی حکومت کو کبھی اپنا اور قبول کر لگا اور قال الشہاد
 قال الرسول کو اپنی ہر ایک ہ میں دستور العمل قرار دیا
 ہر قسم یہ کہ تکر اور نحوہ کو کبھی چھوڑ دیا اور فوسی او
 عاجزی اور خوش خلقی اور علمی اور سیکنی سوزنگی ہر
 کر لگا ششم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی
 اسلام کو اپنی جان اور اپنی مال اور اپنی عزت و دینی
 و لا اور اپنی ہر ایک عزیز ہر زیادہ تر عزیز ہر ہر
 ہم یہ کہ عالم خلق اللہ کی ہمدردی میں محض اللہ شہول
 ہر لگا اور جان تک پس چلے گا ہر اپنی خدا اور اطاعت
 اور رسول کی نئی مع کو فائدہ پہنچا لگا ہم یہ کہ اس کے
 قد اخوة محض اللہ فی اطاعت و معروف بانہم
 سپر وقت مرگ قائم رہے گا اور اس خدا اخوة میں
 بیسا علی درجہ کا ہو گا کہ اس کی نظیر نہ ہو گی
 ستون اور ناطون اور تمام خادما و حالتون
 میں پائی نہ جاتی ہو۔

اول بیعت کرنے سے پہلے اس بات کا کہ
آئندہ اس وقت تک قبر میں داخل نہ جائے شریعت سے
مجتنب ہو گیا دوم یہ کہ جھوٹے اور زنا اور بد نظری
اور فسق و فجور ظلم و خیانت اور فساد اور بغاوت سے
طریقوں سے بچتا رہے گا اور انسانی جوشون کی قوت انگا
مغلوب ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوی سوم یہ کہ
بلا ناغہ بیعت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا
کرتا رہے گا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنی
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجے اور ہر روز اپنی گناہوں کی
معافی مانگے اور استغفار کرے نین دلاومت اختیار
کرے گا اور ولی محمد سے اللہ تعالیٰ اسکا انوکھا کر کے
اسکی حمد اور تعریف کو ہر روز اپنا روزنا ہو گیا چہاں
یہ کہ علم خلق اللہ کا حصول اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنی
انسانی جوشون سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دیگا
نیز زبان سے نہایت سے کسی اور طرحی بیچ یہ کہ ہر حال
میں بیچ و راحت عسر اور بکسر لغت و بلا میں اللہ تعالیٰ
میسما ساتھ و ناداری کرے گا اور ہر حالت راضی بقضار

والہیان رہا سست اور گونہشت عرصہ
معاویہ میں درجہ اول تک پہنچا جہاں کسی ایک
کو جاری کرانیکا حق حاصل ہر ص
معاویہ میں درجہ دوم تک پہنچا ہر کسی ایک کے
اختیار جاری کرانیکا حق حاصل ہر لئے
عام قیمت پیشگی سے رغبت سے جنگ آمد
اسرار غلام ہو یا کہ صرف عام قیمت لینے
فی پر جبہ جو صحت پانچ اجزاء سے ایک ماہ
کے اندر نہ قیمت اخبار روانہ نہ کین کران
سے حساب لینے لیا جائیگی جو اخبار وقت پر نہ
پہنچے اسے پندرہ نوم کو اندر نہ طلب نہ چاہیے
عین بین لینے لیا گیا رسید ز اخبار میں چھاپی
جائیگی علیحدہ رسید نہ دی جائیگی دوسرے
رسال کیونکہ بعد از دو ہفتہ گت رسید نہ
چھپے تو خط لکھ کر دریافت کرنا چاہیے
..... غم افریقہ لئے
مینہ

وہ الفاظ جنہیں حضرت اقدس مبعوثؑ میں ہاتھ میں ہاتھ دیکر فرماتے جاتے ہیں اور طالب شرع اگر کتابت کرے۔ اشدان لا الہ الا اللہ وحده لا شریک له واشہدان محمد بن عبدک ورسولہ
جو بار حق میں احمد کے ہاتھ پر ان کے ہاتھوں کو کرنا ہوں جنہیں میں گوارہ نہ آؤں میں پچھوں ہے اے اللہ کہ اگر انہوں نے کیا کتابت میری طاعت اور مجھ کو ظلم نہ کرنا میں تجھ سے ہر گز اور دین کو دنیا مٹاؤں نہ کہہوں۔ استغفر اللہ ربی
من کل ذنب یؤنب الیہ۔ ہمارے رب اے اللہ تعالیٰ دعا کرتے ہیں کہ تیری فاضل فی وہ ذوبی شایعہ ہو کہ تیرے ذنب کا امت کو تیرے ذنب میں اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنا ہونکا اقرار کرنا ہو کر انہوں نے کہ تیرے سوا کوئی شعیبہ نہیں ہے
اس کے بعد آپ بعد ہمارے بن جلس بہت کندہ اور اس کے متعلقین کے لئے دعا فرماتے ہیں۔

کتابخانه و اسناد خطی و چاپی

نمبر ۲۰ رمضان المبارک ۱۳۸۲ھ مطابق ۸ - نومبر ۱۹۶۲ء جلد ۲

تحقیق الایمان و تبلیغ الاسلام

ڈاک ولایت

صادق اور کاذب میں فرق۔ شریکی عمارت کی بنیاد ریت پر ہے۔ اور وہ ایک دن ضرور گرے گی لیکن صادق کی بنیاد ایک مستحکم چٹان پر ہے اور خدا اس کا محافظ ہے۔ دنیا دارا ابتلا رہتا ہے۔ اور ہر ایک شخص کو جو کوئی راہ اختیار کرتا ہے۔ کم و بیش مصائب کا سامنا کرنا پڑتا ہے لیکن صادق ان تمام ابتلاؤں میں سے نکل کر کامیابی کی مراد پاتا ہے اور کاذب ان مصائب کے نیچے دب کر ہلاک ہو جاتا ہے۔ جب کوئی شخص بدعتی کسی اصلاح کا اٹھتا ہے تو کچھ لوگ اس کے مخالف ہوتے ہیں کچھ موافق ہوتے ہیں۔ کچھ مخالفت کر کے پھر موافق بن جاتے ہیں اور کچھ موافقت کر کے پھر مخالفت اختیار کرتے ہیں۔ انبیاء کے ساتھ بھی ہمیشہ سے یہ سنت الہی چلی آئی ہے۔ کہ بعض نے پہلے ہی سے ساتھ دیا۔ بعض مخالف ہوئے اور مخالفت پر مہر لگے۔ اور بعض مرتے سے پہلے مخالفت سے توبہ کر کے موافقین میں شامل ہو گئے اور بعض موافقین میں تھے۔ مگر قسمتی سے مرتد ہو گئے۔ ہر نبی کے زمانہ میں مرتد ہوتے چلے آئے ہیں۔ حضرت موسیٰ کے زمانہ میں حضرت عیسیٰ کے زمانہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں۔ مگر یہ مرتدین جو انبیاء کے مقابلہ میں کھڑے ہوئے ہمیشہ خائب و خاموش رہے۔ اور خدا کے صادق کو کبھی کبھار ضرر نہ پہنچا سکے۔ اسی قدیم سنت اللہ کے مطابق اس زمانہ میں بھی خدا کے صادق بندے کی جماعت میں سے ہی ایک شخص نے ارتداد کا طوق اپنے

محلے میں ڈال دیا ہے۔ اور اس کا نام ہے ڈاکٹر عبدالحکیم خان۔ خدا تعالیٰ کی عجیب حکمت ہے کہ اس زمانہ میں ایک اور شخص نے بھی چند سال سے نبوت کا دعوے کیا ہے۔ جو امریکہ میں رہتا ہے اور اس کا نام ڈوئی ہے اور ناظرین اس کے حال سے اچھی طرح واقف ہیں اس کی جماعت میں سے ہی ایک شخص اس سے مرتد ہوا ہے اور اس کا نام ڈالٹی وا ہے۔ اس جگہ مقابلہ اور موازنہ کے درمیان خدا تعالیٰ نے دو عجیب نظارے ہمارے سامنے پیش کر دیے ہیں۔ ایک طرف حضرت مرزا صاحب کا دعوے میچ موعود ہونے کا ہے۔ ایک بڑی جماعت تین چار لاکھ کی آپ کی پیرو ہے۔ ان میں سے عبدالحکیم خان مرتد ہوا ہے اور مخالفت میں بہت کچھ ہاتھ پاؤں مار رہا ہے۔ اور بیچ و تاب کھا رہا ہے اور اپنا روپیہ بھی صرف کر رہا ہے مگر آخر اس کی مخالفت کا کوئی اثر اس جماعت پر اگر پڑا ہے تو یہ ہے کہ بعض اشخاص نے صرف اس کی مخالفت کی تحریک سے سلسلہ احمدیہ کی طرف توجہ کی اور اس کو حق پر پا کر ایمان لا لے۔ دوسری طرف ڈوئی نے ایمان ہونے کا دعوے کیا ہے۔ حضرت نے اس کو کاذب دیکھ کر مقابلہ دعائیں اپنے سامنے بلایا وہ دفعہ اشتہار دیا اور کہا کہ اگر تو مقابلہ پر نہ آئے گا تب بھی تباہ ہو گا۔ ڈوئی نے دوش پندرہ ہزار مرید بنائے۔ ایک بڑا شہر بنایا۔ لاکھوں روپے کے مکان بنائے۔ بڑی بھاری چھتیاں پیدا کی۔ شاہزادوں اور نوابوں کی طرح اپنی رہائش اختیار کی۔ اس کا ایک مرید دلی کا نام اس سے مرتد ہوا۔ دلی دانی نے اس کے ہزار ہا مریدین کو دور نکال کر اپنے ساتھ ملا دیا۔ عہد نبوت سے ڈوئی کو علیحدہ کر دیا۔ ڈوئی کے اپنے بنائے ہوئے شہر سے بیدل کر دیا اور خود اس شہر پر قابض ہو گیا اور ڈوئی فالج زدہ خراب خستہ تباہ حالت میں نہایت دیوسمی کے ساتھ رہتا ہوا وہاں سے چلا گیا۔ یہ ہے انجام کاذب کا

اور یہ ہے فرق بائین صادق کے اور کاذب کے کوئی ہے جو اس پر انصاف کی نگاہ سے فکر کرے تازہ ڈاک ولایت سے معلوم ہوا ہے۔ کہ ڈوئی کا مقدمہ خارج ہو گیا ہے۔ عدالت نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ شہر صیجون کے لوگوں کا اختیار ہے۔ کہ بذریعہ پرچی ڈالنے کے جس کو چاہیں اپنا دینی افسر مقرر کریں۔ ایک جگہ پر رائے دہندوں کو جمع کیا گیا۔ پرچیاں ڈالی گئیں۔ ڈوئی بھی وہاں جا بیٹھا کہ شاید اس کے پرانے مرید اس کے موٹے کا لحاظ کریں گے۔ مگر کسی نے پرواہ نہ کی اور کثرت رائے کے ساتھ دالی دانیسہ کا حاکم اور سردار مانا گیا اور ڈوئی بیدخل اور بے اختیار گردانا گیا۔ اتنے بڑے شہر میں جہاں ہزاروں اس کے مرید تھے۔ کوئی بیس پچیس آدمی اس کے ساتھ تھے۔ باقی سب برگشتہ ہو گئے۔ یہ ہے انجام کاذب کا۔ لیکن اس کے بالقابل ڈاکٹر مرتد کی کوششوں کو دیکھو۔ کتابوں کے چھاپنے کو دیکھو۔ میا خبا عیسے اخبار کا اس کا ساتھ دینا دیکھا۔ انہوں نے اس کا طرفدار بننا دیکھو۔ باوجود ان سب باتوں کے خدا کے مرسل کو ایک ذرہ برابر نقصان نہیں پہنچا سکا۔ بلکہ دن بدن تعداد مریدین میں ترقی ہے جس دولت اور روپیہ کے خیال نے عبدالحکیم کو حسد کے جنم میں گرا رکھا ہے وہ بھی زیادہ سے زیادہ خود بخود بھیجی چلی آتی ہو اور یا تبتک من کبی فحیم کی پیشگوئی کو پوری کر رہی ہے۔ شہر سے نکالاجلتے کے بعد ڈوئی نے ارادہ کیا ہے۔ کہ وہ ایک اور ملک کو چلا جائے۔ جس کا نام کسیکو ہے اور اپنے باقی ماندہ چند ایک مرید دن سے نہایت الحاح اور زاری کے ساتھ درخواست کی ہے۔ کہ وہ اس کو روپے کی رہا دیں۔ ڈوئی کی بیوی اور اس کا بیٹا بھی اس سے علیحدہ ہو گئے اور اب ڈوئی اپنی بیوی پر الزام لگاتا ہے۔ کہ اس کے اخلاق اچھے نہ تھے۔ اور مجھے ہمیشہ تکلیف دیا کرتی تھی۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھو و نصلی علی رسولہ الکریم

فہرست مضامین

صفحہ ۲۔ ڈاک ولایت	صفحہ ۱۱ و ۱۲ و ۱۳ و ۱۴
صفحہ ۳۔ خدا کی تازہ وحی۔ اخبار قافیا	ایک انصاف پسند آواز۔ رسیدہ
صفحہ ۴۔ ڈائری	صفحہ ۱۵۔ اشتہارات
صفحہ ۵۔ بدخواہین۔ بلاد اسلامی	صفحہ ۱۶۔ اشتہارات
صفحہ ۶۔ انتخاب الاخبار	
صفحہ ۷۔ ایڈیٹر صاحب جن کی کفر	
اشاعت پر علماء کا فتویٰ۔	

کھٹکتا ہے جب میں نے دروازہ کھولا تو معلوم ہوا
کہ ایک سوداگر ہے جس کا نام میرا بخش ہے اس نے مجھ
سے مصافحہ کیا۔ اور اندر آگیا۔ اس کے ساتھ بھی ایک
شخص ہے۔ مگر اس نے مصافحہ نہیں کیا اور نہ وہ اندر آیا
اس کی تعجب میری نے یہ کہ آسمانی بادشاہت سے مراد
ہمارے سلسلہ کے برگزیدہ لوگ ہیں۔ جن کو خدا زمین پر
پھیلا دیگا۔ اور اس دیوانہ سے مراد کوئی مشکبر مغرور و تمویلا تعصب
کی وجہ سے کوئی کائنات ہے۔ خدا اس کو توفیق بیعت دیگا۔

اور پھر الامام ہوا۔ لا تخف ان الله معنا۔
گویا میں کسی دوست کو تسلی دیتا ہوں کہ تو مت ڈر بیشک ہم اے ساتھ ہے۔
۲۔ نومبر ۱۹۰۶ء۔ آج رات لنگر خانہ کے انوار جات کی نسبت میں قریباً ۱۵ بجے رات کے
اپنے گھر کے لوگوں بات کر رہا تھا کہ اب خراج ماہواری سنگھ خانہ کا پندرہ سو روپے
بڑھ گیا ہے کیا قرضہ لیں۔ پرچیاں آیا کہ قرضہ لیتے سے کیا فائدہ۔ یہ کہ دو ہزار روپے
بہی لیں۔ تو ایک ٹاٹ میں خراج ہو جائیگا۔ اس کے بعد میں سو گیا صبح نماز کے بعد الامام ہوا
اَلْقَدْ مِنْ رَحْمَةِ اللّٰهِ۔ الَّذِیْ یَرْسِلُکُمْ فِی الْاَرْضِ حَام۔
ترجمہ۔ کیا تو خدا کی رحمت سے ناامید ہوتا ہے۔ وہ خدا جو تمہیں زمینوں
میں پرورش کرتا ہے۔

بدر مہ

۲۰۔ رمضان ۱۳۲۵ھ مطابق ۸۔ نومبر ۱۹۰۶ء

خدا کی تازہ وحی

۳۱۔ اکتوبر ۱۹۰۶ء۔ ینصرکم اللہ فی دینہ

ترجمہ۔ خدا اپنے دین میں تمہاری مدد کرے گا
۲۔ نومبر ۱۹۰۶ء۔ میں نے دیکھا کہ رات کے وقت
میں ایک جگہ بیٹھا ہوں۔ اور ایک اور شخص میرے پاس
تسبیح آسمان کی طرف دیکھا۔ تو مجھے نظر آیا۔ کہ بہت
سے ستارے آسمان پر ایک جگہ ہیں۔ تب میں نے ان ستاروں
کو دیکھا کہ اور انہیں کی طرف اشارہ کر کے کہا
اسمائی بادشاہت

پھر معلوم ہوا کہ کوئی شخص دروازہ پر ہے۔ اور

شیخ مسیح اللہ صاحب باورچی ساکن شاہ جہان پور ۴۔ نومبر ۱۹۰۶ء کی
صبح کو ستراسی کی عمر میں فوت ہوئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔
شیخ صاحب مرحوم مدت تک انگریزوں کی خانہ داری کرتے تھے بعد بالآخر
قادیان میں آکر میچ گئے تھے۔ چند سال مدرسہ تعلیم الاسلام کے پرنسپل
میں ملازم رہے۔ اور آجکل گوشت روٹی کی دکان کرتے تھے۔ آپ کو مقبرہ
بہشتی میں دفن کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ مغفرت کرے۔ شیخ صاحب ایک چھوٹا سا
بچہ یتیم چھوڑ گئے جو مدرسے سے وظیفہ پاتا ہے۔ خدا اس کا محافظ ہو اور
شیخ صاحب کے دیگر پس ماندگان کو بھی صبر جمیل عطا کرے۔
اس ہفتہ میں میان معراج الدین صاحب سید فضل شاہ صاحب لاہور سے اور
دیگر بہت سے احباب مختلف مقامات سے حضرت کی خدمت میں حاضر ہوئے۔
مدرسہ تعلیم الاسلام کے معائنہ کی لاگ بگ جناب الیکٹر صاحب لکھنؤ سال قریب
وی ہو مدرسہ کی ترقی تعلیمی اور وسعت مکانات اور انتظام وغیرہ پر اپنے بہت

ڈائری

القول الطیب

۵۔ نومبر ۱۹۷۶ء - حیدر آباد سے ایک صاحب مابہ حسین نام خط تجدید بیعت کے واسطے حضرت کی خدمت میں پہنچا۔ حضرت نے جواب میں تحریر فرمایا کہ آپ کی جدید بیعت منظور ہے۔ آئندہ استقامت رکھیں۔ اور خدا تعالیٰ سے استقامت کے دعا کرتے رہیں۔ مرزا غلام احمد جو کچھ سائل کی درخواست ہے۔ کہ ان کا خط بھی اخبار میں درج کیا جائے۔ اس واسطے وہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ السلام و علیکم ورحمۃ وبرکاتہ۔ ماہ صفر ۱۳۲۲ھ میں خاکسار اور ڈاکٹر طور احمد صاحب دکن سے دارالامان قادیان میں حاضر ہو کر شرف بیعت سے مشرف ہوئے۔ لیکن یہ سبب بعض وجوہات پھر یہ عاجز و محضہ میں پڑ گیا اور عیب بہات دل میں آنے لگے۔ لیکن تقدیر میں آپ کو امام مقرر ہونا چاہا ہوتا تھا۔ یہ کہہ سکتا تھا کہ میں اپنے نامذہب مذہب شیعہ کی من لوٹ جاؤں۔ میری طبیعت نے پھر پٹا کھایا۔ اور میں پہر آپ کے دست بیعت پر توبہ کرتا ہوں۔ کہ آئندہ تاجر گ۔ آپ کی شرائط بیعت کا پابند رہوں گا۔

اشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ
واشھد ان محمداً عبداً ورسولہ۔ آج میں احمد کے ہاتھ پر ان تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جن میں میں گرفتار تھا۔ اور میں اپنے دل سے اقرار کرتا ہوں۔ کہ جتنا تک میری طاقت اور سمجھ ہے تمام گناہوں سے بچتا رہوں گا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اذنب الیہ۔ رب انی ظلمت نفسی و اعترف بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں کہ میرے گناہ بخش کر تیرے

سوا کوئی بخشہ نہیں والا نہیں۔ آمین

اے مسیح حق اب میں نے توبہ کر لی۔ کیا آپ میرے اس اقرار کے جواب میں دستخطی تحریر کی معافی نامہ مرحمت فرمائیں گے۔ کہ میں آپ کی مطابقت میں عملاً نمونہ بنکر ضالین سے علیحدہ ہو جاؤں۔ انشاء اللہ ایسا ہی ہو گا۔ فقط ازلی خاکسار عابد حسین

پتہ۔ عابد حسین مختار عام فاطمہ بیگم دیکھہ
گوشت گاہوں تعلقہ در وال راجورہ ضلع بیدرباد
پوسٹ گنگا کٹر بریج آفس پر بھی نظام حیدر آباد
۵ نومبر ۱۹۷۶ء۔ اس امر کا ذکر تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی صاحب شریعت نہیں ہو سکتا۔ حضرت نے فرمایا یہی درست ہے کہ کوئی نبی صاحب شریعت نہیں ہو سکتا اکیثت میں آیا ہے کہ حضرت عائشہ نے فرمایا تھا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں پر ایسا مت کہو کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی بات برے علم اور فہم کی ہے اور وہ اصل حقیقت سے آگاہ تھیں۔ کہ خدا تعالیٰ نے سلسلہ مکامات اور مخاطبات کو توبہ نہیں کر دیا۔ البتہ کوئی شریعت آنحضرت کے بعد نہیں اور نہ کوئی شخص ہو سکتا ہے۔ کہ آنحضرت کی وساطت کے سوا براہ راست خدا تعالیٰ کا قرب حاصل کر سکے۔

ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب
گوشت خوری | نے ایک ہندو کے ساتھ
گوشت خوری کے متعلق اپنی گفتگو کا ذکر کیا حضرت نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے فعل سے استدلال کرنا چاہیے۔ دنیا میں جیسا کہ ہزاروں نباتات ہیں اور مختلف ضرورتوں کیواسطے انسان کی خدمت کے واسطے کارآمد ہیں۔ ایسا ہی ہزاروں جانور بھی ہیں۔ جو کہ انسان کی بہت سی ضرورتوں کے واسطے کارآمد ہوتے ہیں۔ اور ضرورتاً ہندو لوگ بھی استعمال کرتے ہیں۔ بیماری کیوقت مچھلی کا تیل پیتے ہیں۔ علاوہ انہیں گوشت خور قومیں ہمیشہ فاتح رہی ہیں۔ حضرت مولوی نور الدین صاحب نے ذکر کیا۔ کہ راول پنڈی میں ایک ہندو ہماری خاطر خربوزے لایا اور ان کو تراش کر اور صاف کر کر اور مٹری لگا کر ہمارے آگے رکھا اور گوشت خوری کے مسئلہ کو پیش کیا۔ میں نے کہا کہ ہم تو

گوشت نہیں کھاتے جیسا کہ ہم گھاس بھی نہیں کھاتے۔ دیکھو ہم خربوزہ بھی نہیں کھاتے کیونکہ اگر ہم خربوزہ کھاتے دے ہوتے تو تم کو یہ کاٹ چھانٹ نہ کرنی پڑتی۔ کچھ تم سے اوپر سے کاٹ کر پھینک دیا اور کچھ اندر سے نکال کر پھینک دیا۔ پھر جو درمیان میں رہا۔ اس پر ہی مصری لگائی اور ایک مرکب مصفی چیز بنا کر ہمارے آگے رکھی اس مرکب کو ہم کھاتے ہیں۔ ایسا ہی انسان گوشت خور بھی نہیں۔ بلکہ ایک سجون مرکب کو کھاتا ہے۔ جو کئی ایک مصالجات اور گہی اور گوشت وغیرہ سے ملکر بنتا ہے۔ میر صاحب ناصر نوبتے فرمایا۔ کہ اگر گوشت خوری گناہ ہوتا۔ تو ہزاروں لاکھوں بھیڑ بکریاں جو کہ فرج کی جاتی ہیں ان کے سبب سے خدا تعالیٰ کی ناراضگی انسان پر وارد ہوتی۔ کیونکہ تاریخ سے ثابت ہوتا ہے کہ جب کبھی کسی بادشاہ یا قوم نے کسی دوسری قوم پر ظلم کیا اور یہ سبب ظلم کے ان کو یا ان کے بچوں کو قتل کیا تو خدا تعالیٰ کا عذاب ضرور ان پر نازل ہوا اور خدا نے اس سلطنت اور قوم کو ہلاک کر دیا۔ لیکن ہمیشہ سے جانور فرج کے جلتے ہیں۔ جو لاکھوں کروڑ ہوتے ہیں اور خود ان قوموں کے درمیان ہوتے ہیں جو کہ فاتح قویم ہیں۔ اور اسوجہ اپر کوئی عذاب نازل نہیں ہوتا۔

فرمایا۔ خدا تعالیٰ کے نام بے نیازی کے بھی ہیں اور وہ رحم ہی کرے والا ہو لیکن میرا عقیدہ یہی ہے کہ اس کی رحمت غالب ہے انسان کو چاہیے کہ دعائیں مصروف ہو آخر کار اس کی رحمت و شگیری کرتی ہے

عید! عید! عید!!

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

عید بہت قریب آگئی ہے۔ پس تمام بڑا و دان اخوة کی خدمت میں التماس ہے کہ حسب معمول عید یا کم و بیش جیسی خدا نے توفیق دی ہو عید فتنہ میں چندہ دیں۔ کیونکہ آج کل مدرسہ تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان کے اخراجات بہت بڑھے ہوئے ہیں جبکہ انہما کی ضرورت نہیں تو خود سمجھتی ہو اور امید کی جاتی ہے جن صاحبان کو سال کے بعد ہر عید پر عید میں شمولیت نصیب ہو انہیں شکریہ دینا چندان مشکل ہوگا۔

شیخ علی غنی مدظلہ
ہیڈ ماسٹر مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان

بدخواتین

اصلاح طلب رسین | مدتوں سے اس خیال

پیدا کیا ہوا ہے۔ اور میں چاہتی ہوں کہ نمبر دار اصلاح طلب رسین لکھ کر اپنے محترم بد اور ناظرین کی خدمت بابرکت میں پیش کروں۔

اس برباد کن رسم نے یہاں تک زد و کوب مٹگنی ہوا ہے کہ جب لڑکا لڑکی پیدا ہوتا ہے اسی وقت ادوں کی اپنے قریبی رشتہ داروں کے ہاں نیت کر دی جاتی ہے۔ ہائے اس وقت مٹگنی کرنی کہاں تک قطع رحمی ہے۔ جب کہ دونوں انجان بچے جو ان ہو کر مختلف طبعیت کے ہو جاویں مثلاً ایک صالح ہے۔ تو دوسرا فاسق۔ ایک تعلیم یافتہ دوسرا آن پڑھ۔ ایک نیک دوسرا بد۔ پہر ان دونوں کو ایک ہی رشتے میں جکڑنا ظلم نہیں تو کیا ہے اور وہ رشتہ جو جب حکم الہی خوشنودی کے واسطے کیا گیا تھا۔ اٹا و بال جان ہو جاتا ہے اور بعض اوقات قبل از شادی ہی لڑکا بد چلن ہو جاتا ہے۔ تو پھر ان کے والدین کے مابین اس قدر نزاع ہو جاتی ہے کہ وہ ایک دوسرے کا منہ نہ دیکھنا بھی پسند نہیں کرتے اور جب انہیں کوئی ناصح مشفق کہے کہ بھائی جب آپ کا قبل از شادی یہ حال ہے۔ تو بعد از شادی کیلئے بے گئی بہتر ہے کہ اس ناموزون رشتہ کو توڑ دو۔ جو کہ تباہی مٹی کے واسطے بھی موجب عذاب ہے۔ وہ سمجھدار صاحب بھی جواب دینے لگے۔ کہ اب ناگ کٹتی ہے مٹی جالے جنم میں۔ جہاں تک میں نے غمہ کیا ہے۔ اس تباہ کن رسم میں کوئی فائدہ نظر نہیں آتا۔ نقصان ہی نقصان میں۔ اس کی موجودہ حال عورتیں ہیں۔ جو پہلے بڑے چاؤ سے مٹگنی کرتی ہیں۔ اور پھر اپنے جگر گوشوں کو مصیبت میں ڈال کر فرماتی ہیں۔ اپنی بد قسمتی کسی کا کیا قصور ہے کیا ہنسی آتی ہے مجھ کو حضرت انس پر نعل بد تو خود کرین لعنت کریں شیطان پر دوسری طرح مٹگنی ہم زمینداروں میں کی جاتی ہے جو کہ اس سے بھی بڑھ کر قابل بیان ہے۔ کہ جب

لڑکیاں جو ان ہوتی ہیں۔ زمیندار لوگ حجاموں اور مراسیوں کو ان کے واسطے رشتہ تلاش کرنے کو گروہ نواح کے محاکوں میں بھیجتے ہیں۔ جہاں ان کو ان کی مرضی کے مطابق رشتہ کرنے کی اجازت دی جاتی ہے جس جگہ ان کا جی چاہا۔ جس اچھی طرح خاطر تواضع کی اور دوپون سے مٹھی گروم کر دی وہیں بے سوچے سمجھے رشتہ کرتے۔ اگر لڑکی میں برس کی ہوئی۔ تو دس برس کے لڑکے سے منسوب کر دی اکثر اوقات ہزار ہا نقص نکل آتے ہیں جس کا بڑا بھاری سبب یہ ہے۔ کہ ان کو کوئی دلی ہمدردی تو ہوتی نہیں۔ اور نہ ہی ان میں اتنی سمجھ ہوتی ہے۔ کہ لڑکے کے چال چلن وغیرہ کی اچھی طرح غور پر داخست کر سکیں وہ بے سوچے سمجھے لڑکے کو مہری کھاتے ہیں رجھو کا ایک بدعت ہے مٹگنی کے وقت لڑکے کو کھلائی جاتی ہے (آتے ہی مبارک سلامت شروع ہو جاتی ہے پھر شادی کی تیاریاں سرگرمیوں سے ہونے لگتی ہے عقلمند والدین اس دن اپنے داماد نیک ناس سے ملو ہیں جب کہ برات اگر نکلی ہو جاتا ہے۔ والدین کا فرض منصبی تھا۔ کہ پہلے لڑکے کے عادات و اطوار کو دیکھتے بہالتے۔ پھر شادی کا نام لیتے۔ سا جو! کیا آپ کی غیرت اور حیثیت گوارا کرتی ہے۔ کہ ایک پیسہ کا پیار اور دو پیسہ کی ہنڈیا تو بڑی ٹوک بھا کر اور ساری عمر کا رشتہ کمینوں کے کہنے پر کچے دیگے سے باندھو۔ میں دست بستہ احمدی جماعت کی خدمت میں عرض کرنے کی جرأت کرتی ہوں کہ مٹگنی کی لغو رسم کو بالکل نیست و نابود کر دیا جاوے اور شرع محمدی کے بموجب لڑکے لڑکی کے جو ان ہونے پر والدین اپنی مرضی کے مطابق نکاح کر دیا کریں تو بہت سی تکلیفات نفع ہو جائیں اور یہ مظلوم فرقہ ہمیشہ کے واسطے دعا گو رہے۔

راقہ وہی احمدی خاتون ازگورالی

یلاوا سلامی

شہنشاہ آسٹریا نے اپنی سپاہ کی سالانہ قواعد ملاحظہ کرنے کے لئے بمقام موسٹر جو دریاٹے ویلاسی کے کنارہ صوبجات بوسنیا و ہرزیگووینا کے علاقہ میں ہے۔ دیکھنے کے لئے خود آئے کا ارادہ

کیا صوبجات مذکور عہد نامہ برلن کی رو سے آسٹریا کی نگرانی میں ہیں۔ مگر ان پر سلطان المعظم کی اعلیٰ افری قائم ہے۔ اس حیثیت کو قائم رکھنے کے لئے سلطان نے موقعہ قواعد پر اپنا قائم مقام بھیجا چاہا۔ تاکہ شہنشاہ آسٹریا جلالت مآب کی افسر ہی ملحوظ رکھ کر نائب کے استقبال کرے۔ اس خبر کو سن کر شہنشاہ جوزف خاموش ہو گئے اور شرکت قواعد کا ارادہ ملتوی کر کے اپنے نائب کو بھیجا منظور کیا۔ سلطان کی اس حکمت عملی کا ولایتی اخبار دیکھ کر رہے ہیں۔ مصطفیٰ کامل اشا ایڈیٹر اللوار نے ایک زبردست آرٹیکل فرانسیسی اخبار طان میں چھپوایا ہے۔ جس میں اس خیور محب الوطن نے مصریوں کی پوزیشن صاف صاف ظاہر کر دیا ہے۔ کہ وہ نہ متعصب ہیں نہ انگریزوں کے دشمن۔ مگر اپنے ملک اور وطن کی آزادی کے خواستگار ہیں۔ اس ضمن میں مسلمانوں کی اتحاد اسلامی کی نسبت لکھا ہے۔ کہ وہ ایک فرضی خیال ہے۔ وہی عربستان جہاں مذہب اسلام کی ابتدا ہوئی اور جہاں کے بڑے راسخ العقیدہ مسلمان ہیں۔ ترکی کے خلاف بغاوت کرنے سے نہیں باز آتے۔ مراکش میں ترکی کا مطلق اثر نہیں ہے۔ پھر اور ممالک کے مسلمانوں کا کیا ذکر کیا جاوے ہاں ہمدردی طبعاً ہے۔ لیکن وہ نہ اس قابل ہے کہ یورپ کے خلاف میں تیار کر سکے بلکہ جمعیت اسلامی کو بھی اس سے کچھ فائدہ پہنچ سکتا۔ بنا بریں یورپ کے مسلمانوں سے ڈرنا مفصل ہے کہ ترکی کے علاوہ کہان کے مسلمان ہیں۔ جن پر وہ اپنا اثر ڈالے ہوئے نہیں ہے۔ فاضل موصوف نے جو کچھ لکھا وہ عین حقیقت ہے اور اسید ہے کہ ان کی زبردست تحریر کا خاطر خواہ اثر ہو گا۔

ہم اس تحریک کو پسندیدہ اور ضروری خیال کرتے ہیں۔ کہ سرکاری محکمہ ترجمہ اخبارات میں مسلمان بھی ملازم رکھا جائے۔ تاکہ وہ اسلامی اخبارات کے ضروری مضامین کا ترجمہ پیش کرے۔ جنھیں ہندو متبرجم نظر انداز کر دیتے ہیں۔

ہر آنر سرجمیں لائوش صاحب بہادر لفٹنٹ گورنر صوبجات متحدہ نے اپنی کوٹلی واقعہ نمینی تال میں باہتمام امام جامع مسجد

مفضل میلا دنیوی ہم اکتوبر کو منعقد کرائی تھی۔ جس میں مسلمانان شہر دعوت تھے اور ہر آنر مع سکرٹری کے شریک ہوئے۔

انتخاب الاخبار

روس کا انقلاب - روس کے انقلاب پسند فرقے دس روز کے اندر ۱۰۰ مرتبہ مسلح ہو کر وائے ڈالے اور سربراہ پر پوزیشن کر گئے۔

سینٹ پیٹرز برگ میں ایک ڈاک گاڑی پر بمب کا گولہ پھینکنے والے آٹھ آدمیوں اور ۵ آدمیوں کو جن میں عورتیں بھی تھیں ایک اور بمب کا گولہ پھینکنے کے جرم میں فوجی عدالت سے موت کی سزا ملی۔ اور وہ بند و قون سے مراد دے گئے۔

بعد اجدید بین نساد - برطانیہ کے قائم مقام سفیر نے باغالی کی کربلا کے فسادوں کی طرف توجہ منعطف کی ہے اور انہی کے حکام کے رویہ کی سخت شکایت کی ہے۔

برٹش مصنفوں کی قیصر سے اپیل - ۲۵ برٹش مصنفوں نے قیصر سے درخواست کی ہے کہ پولش ایڈیٹر کو جسے ایک مضمون لکھنے کی پاداش میں دو سال کی قید سخت کی سزا دی گئی ہو معاف کر دیا جاوے۔ قیصر نے انکار کر دیا۔

جہازوں کا تصادم - رنگون کا جہاز "پتھر کنگ" فلشنگ میں پہنچ گیا ہے۔ روڈبار انگلستان میں جہاز "دھیران" سے ٹکرائے سے اسے بہت صدمہ پہنچا ہے۔ آخر الذکر جہاز ۲۴ آدمیوں سمیت روڈبار انگلستان میں ڈوب گیا ہے۔

تقسیم بنگال - کج شام کے وقت مشر بنجر فورڈ نے مشر بار کے سے پوچھا کہ تقسیم بنگال کے متعلق ان کا خدات کو پارلیمنٹ کی میز پر رکھا جائے جبکہ وعدہ مشر براؤنک نے اگست ۱۹۴۷ء میں کیا تھا اور ایک چیدہ گیلی تقسیم کی تحقیقات کے لئے مقرر کی جائے۔ مشر بار نے جواب دیا۔ موعودہ کا خدات مشر براؤنک نے پیش کر دئے تھے۔ جبکہ کہ نہ تھے۔

سومرا کو کہا گیا - ایچی ٹیشن کے متعلق کا خدات پیش کرنے سے پہلے ایک فلاح کو کوئی فائدہ نہیں پہنچے گا اور میں کمیٹی مقرر کرنا مناسب نہیں سمجھتا۔

طاعون - ہفتہ محفتمہ ۲۴ اکتوبر کے کل ہندوستان میں طاعون سے ۱۶۷ موتیں ہوئیں۔ ان میں سے ۳۵۵۸ بمبئی میں تھیں۔ پنجاب ۹۱۰، وسط ہند ۹۰۹

ممالک متوسط ۲۴۲ - ریاست میسور ۲۳۰ برہما ۸۸ - بنگال ۶۱ - مدراس ۲۸ - راجپوتانا ۲۰ کشمیر ۱۲۔

یکم نومبر کی شام کو محلہ سادھوان لاہور میں بھلاؤ کا ایک سالانہ چرائے سے بھلیں رہا تھا۔ مٹی کے تیل کی بوتلی رکھی تھی۔ کچھ تیل اس کے کپڑوں پر گر پڑا اور بھلیوں نے چرائے سے کپڑوں میں آگ لگ گئی۔ بچہ نے دو تین لمبے لمبے کرتے پہنے رکھے تھے۔ اس کے باپ نے کپڑے آگ سے لے کر بھلاؤ کو شش کی۔ لیکن آگ اتارنے اور اتارنے سے لے کر بھلاؤ کے بچہ کا سارا بدن اور باپ کے دونوں ہاتھوں کے پنجے آگ سے مجلس گئے اور غریب بچہ صبح تک اس تکلیف سے جان نہ ہوسکا۔

لاہور میں ٹیکس بھتہ کی شرح اضافہ کر لینے اور نیو بیکل پر بھی ٹیکس لگایا جائے گا۔

بقول اخبار کلکتہ لاہور کے رسالہ مخزن پریش اشتہار شائع کرنے کی بابت نالش کی گئی ہے۔ (عام) حضور دیر سے پٹالہ میں ایک گرل سکول اور ایک بلیک لائبریری بھی افتتاح کر چکے۔

جائیداد کے چھاولی مجسٹریٹ نے ایک دکان کے تختے پر سدیشی کا لفظ خود جا کر کاٹ ڈالا۔ انہار میں گنیشی لال کپنی کے کارخانہ فلورائز میں آگ لگی۔ قریب تین لاکھ کا نقصان ہوا جو آگ بجھاتے ہوئے ایک نین بکد و فوجی گورے ڈوب مرے۔ ایک بیاعت چوٹ کے ہسپتال میں شہید ہے۔

امریکی جنوبی ریاستوں میں حال کے سخت طوفانوں سے ۱۴ لاکھ ہوس بھی تباہ ہو گئے۔ پیرس میں مٹی کے تیل کے عظیم ذخیرے میں سخت آگ لگی۔ نقصان ۵۰ لاکھ روپیہ ہوا ہے۔

زائر روس فوجی ریویو پر زور دیتے تھے جبکہ کئی گولیاں ان کے پاس سے نکل گئیں۔ تہذارد بقول روسی سرکاری کا خدات کے گذشتہ فردی دسی کے درمیان ۱۴۲۱ روسی شرفاقتل ہوئے ان مقتولین میں ۱۳ گورنران تھے اور ۳۸۸ افسران پولیس۔

اکتوبر کے پچھلے دس یوم میں روسی انقلاب پسندوں نے ۱۳ مسلح چھاپے مارے۔ بنرض لوٹ گئے۔

اس عرصہ میں جو رہ پیر بزرگ چھاپوں کے

حاصل کیا۔ سوار سے دس لاکھ کے اوپر تھا۔

دوبارہ کابل کے ہفتہ کے لئے آگرہ میں ایک بڑا ذخیرہ برقی طاقت کا قائم کریں گے۔

حضور دیر سے ۸ - جنوری کو پہنچیں گے اور حضور امیر صاحب کو - بیس و الیان ریاست مدعو کئے گئے ہیں۔

سر جھنور مہاراجہ صاحب کشمیر نے دچھ گام کے پرفضا مقام کا نام منٹو پارک قرار دیا۔

بنگلہ میں ۲۸ ہزار قحط زدہ ہیں۔ شرقی بنگالہ میں ۱۳ ہزار - صوبجات متحدہ میں خیراتی کام بند کر دیں گے۔

لندن سے ایک عظیم کرورٹی اور فیاض زبان مالدار کے مرنے کی خبر آئی۔ اس کا نام مسٹر جارج ہیزنگ تھا۔

اگر سر میں عیسائی مشنری لیڈیوں کی طرف سے بھی ایک عظیم جلسہ قرار پایا۔ ۵ - نومبر سے ونگ جاری رکھیں گے۔

لاہور میں مورخہ ۲۴ نومبر بروز اتوار بوقت ۷ بجے صبح گورنمنٹ نارمل سکول میں (جو کہ متحدہ ستخان میں واقع ہے) جہاں لڑکیاں تعلیم پاتی ہیں) اتفاقاً آگ لگ گئی۔ جس سے میم صاحبات کے کپڑے اور پانگ جل گئے۔ شکر ہے آگ ہاتھوں ہاتھ فردی گئی۔ اور سکول کو کچھ آگ نہ آئے دی۔

بحیرہ روم میں دو جزیرے - رویریان مدوجز کی لہر سے بہت نقصان پہنچا یا۔ ٹولون میں وٹارو پید کشتیان بر باد ہو گئی ہیں۔ جہازوں کو بھی سخت نقصان پہنچا۔

جاپانی جاسوس کی گرفتاری - مینا کا ایک مرسلہ منظر ہے۔ کہ وہاں ایک جاپانی جاسوسی کے شبہ میں گرفتار کیا گیا ہے۔ وہ ایک انجینئر ہے۔ رلیو سے دریائوں اور پلوں کے نقشہ بنا تا ہوا پکڑا گیا۔

طوفان کی بربادی - رویریان مدوجز نے بہت سخت نقصان پہنچا یا ہے۔ ٹولون کے قریب جوار میں سات ہزار گاہوں کر زیادہ نقصان برداشت کرنا پڑا۔ بہت سے گھرانے مان شہید کے محتاج ہو جاتے ہیں۔ فوجی اور بحری افسر طوفان زدگان کی سرکاری طرف سے دشگیری کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔

بدصاق

مورخہ ۵۰ - رمضان ۱۳۵۲ھ مطابق ۸ - نومبر ۱۹۳۵ء

ایڈیٹر صاحب وطن کی اشاعت کفر علماء کا فتویٰ

ناظرین اخبار وطن کی اشاعت کفر کی کارروائی پر بخوبی آگاہ ہو چکے ہیں کیونکہ اس کے متعلق مفصل مضامین قبل ازیں شائع ہو چکے ہیں۔ کسی قدر اختصار کے ساتھ چھاپا جاتا ہے۔ جو ایک صاحب محمد عثمان نامی نے مولوی انشاء اللہ صاحب کی کارروائی علماء کے سامنے بالتفصیل پیش کر کے ان علماء سے حاصل کیا ہے جو ہمارے سلسلہ کے ساتھ کچھ تعلق نہیں رکھتے۔ اصل استفتاء بمعہ فتویٰ جو اخبار حکم میں چھپا ہے۔ ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

استفتاء

بسم اللہ الرحمن الرحیم بحمدہ و نفعی علی رسولہ الکریم

زیر ایک مسلمان ہے اور مولوی کہلاتا ہے اس نے ایک اشتہار بغرض تجارت کتب انگریزی کی فروخت کا دیا جس میں سرولیم میور صاحب عیسائی مصنف کی وہ کتاب بھی ہیں۔ جو بانی اسلام اور اسلام کے خلاف میور صاحب نے لکھیں اور زیادہ اول کتابوں کو اصلی قیمت سے بھی زیادہ قیمت پر فروخت کرتا ہے اور اپنی مقررہ قیمت کو رعایتی بتلاتا ہے۔ چنانچہ اس کے اشتہار کے یہ الفاظ ہیں۔

”و کئی سونا اور اور مصنف انگریزی کتب کی رعایتی قیمت کی مفصل فہرست“
”مرکاٹ بھیج کر منگو ایسے۔ انہیں سے چند کے نام حسب ذیل ہیں۔“

- ”(۱) سرولیم میور صاحب سابق لفٹنٹ گورنر صوبہات متحدہ کی اسلامی دیگر“
- ”تالیفات بہ تفصیل ذیل ہیں۔ (الف) سوانح عمری رسول مقبول اصلی“
- ”در قیمت عہد رعایتی مثلاً (ب) خلافت اسلامی اصلی قیمت عہد“
- ”رعایتی قیمت عہد (ج) سورسز آف اسلام اصلی قیمت سے رعایتی“
- ”لغیر (د) محمد کنز اور سوانح عمری اصلی قیمت لغیر رعایتی قیمت سے (ه)“
- ”ملوکان مصر اصلی لغیر رعایتی سے (و) غد ہند اصلی قیمت لغیر“
- ”رعایتی عہد۔ انتہی بلفظ بقدر الحاجۃ عہد“

زیر کے اس اشتہار کو دیکھ کر عمر ایک دوسرے مسلمان مندرجہ ذیل مضمون شائع کیا مسلمانو! خبردار رہو۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر فدا ہو جانو! والو! اور سرور عالم کو صاحب خلق عظیم اور انسان کامل یقین کرنے والو! کیا تم جانتے ہو کہ میور صاحب ایک سخت متعصب پادری کش مصنف تھے اور اس نے لائف آف محمد (سوانح عمری) میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک اور مطہر سیرت پر گندے اور ناپاک سے ناپاک اعتراض کئے ہیں اور یہ جانتا ہوں مسلمانوں کا تعلیم یافتہ گروہ اور پادریوں کی مذہبی مناظرہ کا واقف کار طبقہ علماء اس سے خوب واقف ہے۔ کہ اسلام کے خلاف جیسی

خط ناک اور زہریلی تحریر میور کی ہے۔ فہرست اور فورس کی بھی نہیں ہے۔ میں یقین نہیں کرتا کہ کوئی مسلمان جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دلی عقیدت اور محبت رکھتا ہے اس کتاب کو دیکھنا بھی گوارا کرے۔ ایسا ہی اس نے ایک کتاب عیسائیوں کے لئے بطور رہنما اور رہبر کے لکھی ہے جس میں اس نے مسلمانوں کے ساتھ کیا کرنے کا اصول اور ڈھنگ سکھایا ہے اور اعتراض بتائے ہیں غرض اس نے جس قدر تالیفات اسلام یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر لکھی ہیں۔ ان کی غرض اور غایت اسلام کے مخالف اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر حملہ کرنا ہے۔ اسی طرح پر ایک ٹیڈل میں جنہوں نے ینابیح الاسلام جیسی زہریلی اور کفر سے بھری ہوئی کتاب فارسی میں لکھی ہے اور اس کا انگریزی ترجمہ سورسز آف اسلام (میور نے کیا ہے یہ کتاب میں جو اسلام کی جانستان ہیں اور جن کو پادری لوگ مذمت تقسیم کرتے اور نہایت سستے ایڈیشن طبع کر کے فروخت کرتے ہیں۔ اب مولوی زید صاحب نے مسلمان کہلا کر اور مسلمانوں کا خیر خواہ بن کر ان کتابوں کی اشاعت اور فروخت کا اہتمام اپنے ہاتھ میں لیا ہے۔

آہ! اسلام کے لئے کیا دردناک منظر سامنے ہے کہ ایک شخص جو مسلمان کہلاتا اسلام کا حامی بنتا ہے وہ کد چھری کے ساتھ مسلمانوں کے گلے کاٹنا چاہتا ہے اور اسلام کا تختہ دنیا سے مٹانا چاہتا ہے۔ میں تب ہی ظاہر کرنا چاہتا ہوں کہ زید صاحب نے یہ کتاب ان کتابوں کے نیچے سے پادریوں اور کفر کو مدد دی اور اسلام کی تذلیل اور تخریب کی سعی کی ہے بلکہ مسلمانوں کے گلے کاٹنے کی کمانی کو بھی ٹھہر کرنا چاہا ہے اور ان کے ایمان اور مال و دون پر ہاتھ صاف کرنے کی ٹھکان لی ہے۔ میور صاحب کی لائف آف محمد (سوانح عمری رسول مقبول) کی اصل قیمت جس پر پادری بیچتے ہیں۔ اور خود لاہور میں آراکشتہ صاحب تاجر کتب سے فروخت کرتے ہیں صرف آٹھ روپے ہے مگر زید اسے رعایتی قیمت عہد پر بیچتا ہے اور اس کی اصلی قیمت عہد روپیہ بتاتا ہے۔ میور کو خلافت کی قیمت چھ روپیہ ہے اور زید اس کی قیمت عہد ظاہر کر کے عہد پر بیچ کر مسلمانوں پر احسان کرتا ہے۔ ینابیح الاسلام (سورسز آف اسلام) کی اصلی قیمت عہد ہے لیکن زید اصلی قیمت چھ روپیہ ظاہر کر کے لغیر پر بیچتا ہے پس مسلمانوں کا فرض یہ کہ وہ زید سے اجتناب کریں۔ اور اس کی تحریروں کو نفرت کی لہر سے دیکھیں جبکہ وہ توبہ نہ کرے اور اس کے خاص کفارہ نہ دے۔ انتہی بلفظ بقدر الضرورت

زید یہ بھی کہتا ہے کہ قربانی کی بجائے قربانی کا روپیہ جواز میں دیا جاوے اور قربانی نہ بجاوے اور اس کا یہی عقیدہ ہے کہ مسلمان مسلمانوں سے سودے لین تو خلاف منشا الہی نہیں۔ چنانچہ زید کے الفاظ یہ ہیں۔ سود کی ممانعت کی اصل وجہ ہمدردی پر مبنی ہے۔ ایک مسلمان کو روپیہ کی ضرورت ہے اور اسے بازار سے کسی طرح پر ایک روپیہ سینکڑہ سے کم سود پر قرض نہیں مل سکتا۔ اور اگر کوئی مسلمان بطور قرض حسار روپیہ دینے پر تیار نہیں۔ تو اگر مسلمان اسے محض خیال ہمدردی و تعاونی اسلامی اس سینکڑہ نو روپیہ دے۔ تو کیا اس نے منشا الہی کے خلاف خیال کیا۔ یا ۷۰ سینکڑہ کم لینے سے منشا الہی کو قدرے پورا کیا۔ حالات زمانہ اور سخت قومی کے انحراف سے شاید ہی کوئی بشر بچا رہا ہو۔ اگر وہ اس قدر ہمدردی نہیں کر سکا کہ بالکل بلا منافع دے تو کیا اس کے اس قدر احسان کرنے کا یہ صلہ ملنا چاہیے۔ کہ اسے الٹا مطعون کیا جاوے جس کا بدیہی نتیجہ ہو گا۔ کہ آئندہ وہ کسی کو قرض نہ دیگا اور مسلمان ضرور تمند کو پوری شرح پر غیر قوام سے قرض لینا پڑیگا۔ اسلام تو یہ کہے کہ لا ضرر ولا ضرار فی اسلام۔ اور ہمارے مولوی دولوں کے حیرت نقصان میں مقتضائے اسلام قرار دین۔ انتہی بلفظ۔

کیا چاہیے۔ درختیا منسکے دن سوا حسرت اور افسوس کے کچھ نہوگا۔ قال اللہ تعالیٰ
ولا تعاونوا علی الاثم والعدوان واللہ اعلم بالاصواب حرکۃ العاجز ابو محمد
عبدالوہاب المسالی منہاج الدینی رتباؤ اللہ



عن ذنبہ الحقی داہلی ملکت الہدیہ علی صاحبہا
افضل صلواتہ واذکی تحیہ

زید کی یہ حالت شرمناک ہے۔ ان کے گنہگار و مضرت رساں
ایک جواب { اسلام ہونے میں کوئی بھی شبہ نہیں ہے۔ یہ کتابیں دیکھی ہیں
سوا اس کے کہ جو ان کا رد نہ کرنا چاہیے۔ دوسرے شخص کو ان کا دیکھنا ہی حرام
مطلق ہے۔ ہائے مسلمانوں کی غیرت و حمیت کیا ہوئی اگر زید کا یہ فعل مشنریوں
کی سازش سے ہو اور وہ اکثر ایسا کرتے ہیں تو زید اور ابو جہل میں شاید کچھ تھوڑا
یہی سا فرق باقی ہو جسکی باز پرس اب دنیا میں تو کون ہے جو کریں گے
والسلام - ابو محمد عبد الحق



زید ظالمین پر - اللہ تعالیٰ فرماتا ہے - فلا تقعد بعد الذکر فی
مع القوم الظالمین - الراقم تلمیذ حسین عفی عنہ



بسم اللہ الرحمن الرحیم ط

الحمد للہ رب العالمین - ایسے لوگ مدعی الوہیت ہوا کرتے ہیں۔ جو
خلافت کتاب اللہ و سنت کوئی کام جاری کریں۔ منجانب ایسے لوگوں کے مولوی زید بھی
مدعی الوہیت ہے کیونکہ وہ کہتا ہے کہ سو دینی مخالفت کی اصل وجہ ہمدردی پر
مبنی ہے۔ یہ حضرت مولوی زید کا اپنی من گھڑت ہو کسی جگہ اللہ تعالیٰ نے اور اس
کے رسول نے یہ وجہ تحریر نہیں فرمائی بلکہ مطلقاً فرمایا ہے۔ احل اللہ البیع
و حرم الربوا۔ الربوا کا لغوی معنی ہے جو قلیل و کثیر سود پر حاوی ہو اور اضعا فاً
مضاعفہ مثلاً ظاہر فرمایا ہے جو الربوا میں پسند ہی داخل تھا اور قرآنی
کے عوض حجازیہ سے کوچہ دینا۔ اس آیت کے برخلاف ہے۔ وکل امتاً
جعلنا منسکاً لہا کذا و اسم اللہ علی ما ذقتم من بھیمۃ الا فام ینا
اور عیسائیوں کی کتابوں کا اہل اسلام میں رواج دینا اور ان کو نادر و مفید
اسلامی تالیفات بتانا اور اس امر کا اظہار نہ کرنا کہ اس دشمن اسلام نے
قرآن شریف اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر بیجا حملے کئے ہیں۔ مسلمانوں کا مال
اور روحانی کاتبہ کرنا ہے نہ احسب آیات صدر مولوی زید کو اس الوہیت
اور رب ہونے سے تو بلازم و فرض ہے ورنہ جو کچھ منہ کے مدعی الوہیت
کی ہے وہ اس کو عنقریب بھگتنی ہوگی۔ دھا علینا الا البلاغ۔ واضح
دعوئنا ان اسمہ رب العالمین - حریر ابو محمد یحییٰ فقیہ
حشر المسلمان عفی عنہ واعط دہوی مولف رسالہ ہو سمعکم المسلمین



محمد خداداد سند یافتہ مدرسہ
مولوی عبدالرب صاحب مرحوم

زید کو اس بات سے تائب ہونا چاہیے ورنہ چند دن باقی ہیں
خاکسار محمد یحییٰ عفی عنہ سند یافتہ

پس کیا فراتے ہیں۔ علمائے دین و مفتیان شرع متین زید کے حق میں جو
مغرب اسلام اور کذب خیر الانام صلح کی کتابیں جنکو محض اسلام اور بانی اسلام
(نذراہ الی وادی) کی توہین و ذلیل کی غرض سے عیسائیوں نے تصنیف کیا ہے۔
مسلمانوں کے ہاتھ بازار کی قیمت سے زیادہ قیمت پر فروخت کر کے اور پھر
اسکو رعایتی قیمت کہہ کر مسلمانوں پر احسان ہی رکھے اور ذاتی نفع کیواسطے اپنے
استہار میں اس امر کا اشارہ نہ کرے کہ یہ کتابیں مخالفت اسلام لکھی گئی
ہیں ان کو صرف ایسے مسلمان خریدیں جو اہل علم روشن خیال ہوں اور جواب دہ نہ ہوں
ارادہ رکھیں۔ دوسرے مسلمان نہ خریدیں تاکہ ہر مسلمان زید کی نیک بختی سے
ہو کر ایسی نہ رہی کتابوں پر روپیہ ضائع کر کے بربادی ایمان کی اسباب خرید کر بدعنوان
ایسی قبیح کے جو متقی مسلمانوں کا فرض ہونا چاہیے تھا ان کتابوں کو نادر اور
مفید اور اسلامی کتب بن کر کے حالانکہ عیسائی کہی وہ کتابیں جو ان کے مذہب کے
خلافت مسلمان شائع کرتے ہیں جیسے کہ اعجاز عیسوی و ازالہ اوہام مولوی احمد
مہاجر مرحوم و استفسار و پیغام محمدی وغیرہ میں فروخت نہیں کرتے۔ مگر زیدین
عیسائیوں جیسی غیرت و حمیت ہی نہ رہی۔ کہ ایسی کتب کی تجارت شروع کر دی۔ نیز
زید کا یہ بھی عقیدہ ہے کہ مسلمان اگر غیر اقوام سے کم سود پر مسلمانوں کو قرضہ دین تو
خلافت منشا الہی نہیں۔ بلکہ کیفہ منشأ الہی اس سے پورا ہوتا ہے۔ نیز زید یہ بھی
کتا ہے کہ قرآنی مذکی جاوے اس کا روپیہ حجازیہ سے من دید یا جاوے اور خود
اس کا عمل ہی یہ ہے۔ آیا ان عقائد و اعمال کے ساتھ زید شیخ رسول صلح اور
مومن حامی اسلام مسلمان ہے یا کافر مخالف مصل دشمن اسلام۔ اور زید و عمر و ہر
دو میں سے کون تابع قرآن و اسلام ہے اور کون مخالفت۔ جواب دلائل شرعیہ
سے بہت مرد و ستختہ تحریر فرما کر عند المداجور اور عند الناس مشکور ہوں۔ والسلام
معروضہ ۱۸ شعبان المعظم ۱۴۰۸ھ صحیح مطابق ۲۰ اکتوبر ۱۹۸۷ء

عاجز محمد عثمان ہیڈ ڈرافٹ منین الہ آبادیہ

فتاویٰ

اجواب اللہ الموفق للاصواب

زید کے بعض عقائد و اعمال موجب کفر ہیں اور بعض موجب فسق۔ بہر حال زید
کافر و مصل دشمن اسلام ہے اور عمر و شیخ قرآن و اسلام۔ واللہ اعلم
علہ اللہ محمد بشیر عفی عنہ



ایات فہد و آیات تسلیمیں۔ جیسے یہ کتب فروخت کرنی
پر وعید شدید ہے۔ اسی طرح ہو ہو۔ بلکہ اس سے بھی زیادہ سخت وعید
کے مستحق ہیں وہ کتب فروش اور وہ مدرسین جو مقابلہ میں کتاب و سنت، مطہرہ کے دو این
..... اور سودینا اور دینا زیادہ خواہ کم بہر حال حرام ہے۔ و حرم الربوا۔ الیہ
غرض کہ زید ہو خواہ غیر ہو۔ خلافت کتاب و سنت کے موافق نہ کرے اس کو جہاد توہ

یک دستور

۲۰ رمضان ۱۳۸۶ھ مطابق ۸ نومبر ۱۹۶۶ء

در قرآن شریف

علا

سورۃ النصر
گذشتہ سے پیوستہ

اس سورۃ شریف کی تفسیر میں کئی ایک روایات اس قسم کی ہیں جن سے ظاہر ہوتا ہے کہ آنحضرت بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اور آپ کے بعض صحابہ کرام نے اس سورۃ کے نزول کو سن کر یقین کیا کہ اب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کام اس دنیا پر جو تھا وہ ختم ہو چکا ہے اور وقت آگیا ہے کہ وہ اپنے محبوب حقیقی کے ساتھ وصال دائمی حاصل فرمادیں۔ چنانچہ ایک حدیث جس میں حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے رونے اور پھر ہنسنے کا ذکر ہے۔ گذشتہ پرچوں میں بیان کی جا چکی جو رونے کی وجہ یہ تھی کہ بیوی فاطمہ کو آنحضرت نے بتلایا کہ اب میری وفات کا وقت قریب ہے پھر ہنسنے کی وجہ یہ ہوئی کہ آپ نے فاطمہ رضی اللہ عنہا کو یہ بتلایا کہ میرے بعد میرے اہل بیت میں سے میرے پہلے میرے ساتھ ملنے والی تو ہے چنانچہ آنحضرت کی وفات کے صرف چھ ماہ بعد حضرت فاطمہ نے وفات پائی تھی۔ ایک روایت سے جو حضرت ام حبیبہ سے ہے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ اس سورۃ شریف کے نازل ہونے پر حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ خبر دی گئی تھی کہ آپ کی عمر حضرت عیسیٰ کی عمر سے نصف ہے اور حضرت عیسیٰ کی عمر ایک سو تیس سال تھی۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی اس سورۃ شریف کے وقت اس امر کے اشارہ کو سمجھ لیا تھا کہ آنحضرت کا وقت وفات قریب آگیا ہے۔

الذی لا یزال یسأل عن وفات بنی کریم

حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ میں امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت کے زمانے میں ابھی بچہ ہی تھا مگر جب کوئی مجلس شوریٰ قائم ہوتی اور بڑے بڑے اصحاب جو اہل بدر تھے جمع کئے جاتے۔ تو حضرت عمر مجھے بھی اس مجلس میں بلاتے۔ میری عمر کے لڑکے کا ایسی اہم مجلس میں بلایا جانا شاید کسی کو ناپسند ہو اس کا کہ کسی نے کہ یہ لڑکا ہمارے بیٹوں کی عمر کے برابر ہے اور ہمارے ساتھ مجلس شوریٰ میں بیٹھتا ہے مگر حضرت عمر نے جواب دیا کہ تم کیا جانتے ہو کہ یہ کون ہے۔ اس کے بعد جب پھر ایسا ہی کسی مجلس کا موقع ہوا۔ اور سب بلائے گئے۔ تو حضرت عمر نے مجھے بھی بلایا اور میں دل میں سمجھ گیا کہ آج کچھ بات ضرور ہے۔ چنانچہ جب کہ سب جمع ہو گئے تو حضرت عمر نے اول دوسروں کو مخاطب کر کے فرمایا کہ سورۃ اذا جاء النصر اللہ والفتح کے متعلق تم کیا کہتے ہو۔ بعض نے کہا کہ اس میں بہکوکم دیا گیا ہے۔ کہ حمد و استغفار کریں بعض نے کہا کہ اس میں تسبیح و نصرت ہم کو دی گئی ہے اور بعض خاموش رہے۔ تب حضرت عمر نے مجھ سے پوچھا کہ کیا تم کیا کہتے ہو کیا یہی صحیح۔ میں نے کہا نہیں بلکہ میں یہ جانتا ہوں کہ اس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو قتلایا گیا ہے کہ اب آپ کا وفات کا وقت قریب ہے۔ اب حمد و استغفار۔ حضرت عمر نے فرمایا۔ مجھے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ اس سورۃ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر پڑھتے استغفر اور ایک آنحضرت کا جا فر۔ سو سورۃ علیہ بار۔

آگیا ہے اور اب تو میں فوج در فوج داخل ہونے والی ہوں۔ تو اب وہ وقت آگیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس جہان فانی کو چھوڑ کر واصل بالمہدیہ ہو جائیں۔ جس سال یہ سورت نازل ہوئی اس سال بہت سی توہین فوج در فوج اسلام میں داخل ہوئیں۔ کیونکہ مکہ فتح ہو گیا تھا اور کفار کے سرغنہ سب ہلاک ہو چکے تھے اور کوئی رکاوٹ اب باقی نہ رہی تھی اور اسلام کی سچی اور راحت بخش تعلیم نے لوگوں کے دلوں میں گہر کہ لیا ہوا تھا۔ صرف چند اشتر لڑکوں کی شرارت کا خوف درمیان میں تھا۔ کیونکہ وہ زمانہ امن کا نہ تھا اور ہر ایک کو اپنی جان اور مال کا خطرہ رہتا تھا بالخصوص غریب و امراء کے بہت ہی ذرا اثر تھے اور ان سے خوف کہاتے تھے۔ جب بڑے بڑے کفار ہلاک ہو گئے اور ان کے زور اور طاقت کی چار دیواری خاک میں مل گئی۔ تو لوگوں کے دل سیلاب کی طرح اسلام کی طرف جھکے اور قبائل کے قبائل یک دفعہ اسلام میں داخل ہو گئے۔ چنانچہ بنی رسد اور قحط لوط اور بنی حمرہ اور بنی ہذا۔

بنی ہذا

ایک قوم ہے۔ جن کے دل نرم ہیں اور اہل بین اہل ایمان اور اہل نقد اور اہل حکمت ہے اور فرمایا کہ مجھے یمن کی طرف سے تمہارے رب کی خوشبو آتی ہے۔ یعنی اہل یمن اہل اللہ ہیں اہل یمن اس سورہ شریف کے نزول کے بعد ایمان لائے تھے۔

تسبیح و تحمید و استغفار اس میں اول تسبیح کا اور پھر استغفار کا۔ اس ترتیب میں یہ حکمت معلوم ہوتی ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ کی صفات و دو قسم ہیں ایک صفات سلبیہ اور دوم صفات ثبویہ۔ صفات سلبیہ وہ ہیں۔ جو اللہ تعالیٰ کا تمام نقائص سے پاک اور منزہ ہونا اور اعلیٰ و برتر ہونا ظاہر کرتی ہیں سلبیہ کے معنی میں۔ سلب کرنے والی۔ کھینچنے والی اور صفات ثبویہ وہ ہیں۔ جو اللہ تعالیٰ کے اکرام اور عزت اور بلندی کا اظہار کرتی ہیں اس ترتیب میں صفات سلبیہ کو پہلے ذکر کیا گیا ہے اور صفات ثبویہ کو ان کے بعد لیا گیا ہے۔ تسبیح اللہ تعالیٰ کی جلالی صفات کی طرف اشارہ کرتی ہے۔ کہ وہ تمام بدیوں سے منزہ بے عیب اور پاک ذات ہے۔ تم بھی اُس کی تسبیح کرو یعنی اس کا اور اس کی تحمید کرو اسی کے

ایمان لاوے اور شعار اسلامی نماز روزہ حج زکوٰۃ کی پابند ہو۔ چنانچہ جب تک یہ سب کچھ ہو نہ لیا۔ لوگوں کا دین اللہ میں داخل ہونا تسلیم نہ کیا گیا۔ قرآن شریف میں اور جگہ دین کے معنوں کی وضاحت کی گئی ہے۔ فرمایا ہے۔ اِن الدین عند اللہ الا سلام۔ اللہ تعالیٰ کے حضور میں مقبول دین تو صرف اسلام ہی ہے اور فرمایا یوں مبتدئ غیو الاسلام دیناً فلن یقبل منه۔ اور جو شخص اسلام کے سوا کئے اور کوئی دین چاہے گا وہ ہرگز قبول نہ ہوگا۔ تعجب ہے کہ باوجود ایسی صریح آیات کے ہوتے اس زمانہ میں ڈاکٹر عبدالحکیم خان حبیبیوں کی عقل ایسی ماری گئی ہے کہ وہ کہتے ہیں۔ کہ آنحضرت پر ایمان لانا اور قرآن شریف پر عمل کرنا کچھ ضروری نہیں۔ اور نماز روزہ حج زکوٰۃ وغیرہ کی پابندی کی کوئی حاجت نہیں اور اسلام میں داخل ہونا ایک بے فائدہ امر ہے۔ صرف اللہ کو مان لو کہ وہ ہے اور اچھے اچھے کام کرو۔ جو تمہاری نگاہ میں اچھے ہوں (خواہ نیوگ ہی کیوں نہ ہو) تو بس نجات پا جاؤ گے۔ لفظ دین کے واسطے اور الفاظ ہی قرآن شریف میں آئے ہیں۔ جیسا کہ ایمان۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے فاجر جہنم کا ن فیہا من المؤمنین فما وجدنا فیہا غیو بیت من المسلمین یعنی وقت عذاب مومنوں کو وہاں سے نکال دیا۔ مسلمانوں کا صرف ایک ہی گھر ملا۔ اور ا ہے۔ صراط اللہ الذی انی الامراض۔ ماہ کچھ ہے۔ سب سٹے اور بھی نام اور ہٹکا اور

مشتمل ہے اور لفظ ان احکام تسبیح اور تحمید اور استغفار کے ہے۔ جو کہ انسان کو اپنے کمال پر پہنچانے کے واسطے کمال درجہ کے ہمتیار ہیں۔ اسی سورہ شریف نے کفار کو کہ باوجود ایسی سخت نیا و قون اور سرکشوں کے اور اذیت رسانیوں کے فتح تکہ کے وقت ہر طرح کے عذاب سے بچا لیا اور آنحضرت نے اپنے خلق عظیم کے ساتھ سب کو معاف کر دیا اور فرمایا لا تقرب علیکم الیوم۔ بلکہ ان کے گناہوں کے واسطے خدا تعالیٰ کے حضور میں معافی چاہی کیونکہ استغفر اللہ کا لفظ اسی امر کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ کہ آپ اللہ تعالیٰ کے حضور میں گناہگاروں کے واسطے شفاعت کریں اور ان کو عذاب میں گرنے سے بچا دیں۔

نئی فوجیں یہ اللہ تعالیٰ کی فتح و نصرت کا وعدہ اور قوموں کے فوج در فوج

اسلام میں داخل ہونے کی پیشگوئی جو اس سورہ شریف میں کی گئی ہے اگرچہ اس کے پورا ہونے کا ابتداء آنحضرتؐ کے زمانہ میں ہوا۔ تاہم چونکہ مذہب اسلام ہمیشہ کے واسطے ہے۔ اس واسطے طوری پر جب کبھی ضرورت ہو۔ یہ وعدہ پورا ہوتا ہے چنانچہ اس زمانہ میں بھی جب کہ اسلام بہت ضعیف ہے۔ خدا تعالیٰ نے اپنے ایک فرستادہ کے ذریعے سے یہ خوش خبری دوبارہ سنائی ہے کہ اس کی طرف سے اسلام کے واسطے فتح اور نصرت کا وقت پورا گیا ہے اور لوگ فوج در فوج اسلام میں داخل ہوں گے اور پھر اسلامیوں میں وہی روحانیت بھونکی جائے گی۔ مبارک ہیں وہ جو تکبر نہ کریں اور خدا کے کام کی عزت کریں تاکہ ان کے واسطے بھی عزت ہو۔ ا یمن خدا ہمارے گناہوں کو بخش اور اپنے وعدوں کو پورا کر کہ تو سچے وعدوں والا ہے۔ اسلام کی عزت کو دنیا میں قائم کر دے اور اسلام کے دشمنوں کو ذلیل اور پست اور ہلاک کر دے خواہ وہ اندرونی ہوں خواہ بیرونی۔ کیونکہ اب تیری قدرت نہائی کا وقت ہے اور تو بڑی طاقتوں والا خدا ہے آمین۔

اس کے بعد انشاء اللہ تعالیٰ سورہ الکفر کی تفسیر درج اخبار ہوگی۔

ایک انصاف پسندوار

کبھی دل کسی نہ کر و کلام ایسا
کہ جو کوئی تم سے کرا تہیں گوارا

ایڈیٹر صاحب یونین گزٹ بریلی نے
سینے اخبار مطبوعہ ۱۴ اکتوبر ۱۹۰۷ء
میں ایک منصفانہ مضمون اس امر پر لکھا
ہے کہ کسی نبی یا ولی کے کسی پیرو اور مرید
کا اس سے مرتد ہونا اس بزرگ کے
کذب و صدق پر ذلت کر سکتا ہے یا
نہیں۔ ایڈیٹر صاحب مذکور خود بھی لکھتے
ہیں اور ہے بھی صحیح کہ نہ وہ احمدی
ہیں اور نہ اس جماعت کے ساتھ کوئی تعلق
رکھتے ہیں بلکہ محض اظہار حق کے واسطے
کج بحث مولویوں کو عقل سکھاتے ہیں
کہ وہ ایسا طریق اختیار نہ کریں جس سے
خود اسلام اور باقی اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام
پر اعتراض وارد ہو۔ چونکہ یہ مضمون ایک
غیر احمدی نے نہایت انصاف پسندی
کے ساتھ لکھا ہے۔ اس واسطے ہم اس کو
اخبار میں نقل کرتے ہیں۔ ممکن ہے کہ ہمارے
مخالف مولوی صاحبان یہ فرمادیں کہ یہ ایک
اخبار کا ایڈیٹر ہے۔ اس کو دینی معاملات کی
کیا خبر۔ لیکن معاملہ زیر بحث کوئی ادنیٰ فقہی
مسئلہ نہیں۔ اور مضمون کے پڑھنے سے
ناظرین کو معلوم ہو جائیگا کہ جس قدر دینی
غیرت اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی
محبت کا جوش اس مضمون میں ہے۔ اگر اتنا
ہمارے مخالف صاحبان میں ہوتا۔ تو کوئی
فتنہ ہی برپا نہ ہوتا۔ کاش کہ مولوی شہار
اہل حدیث اور اس جیسوں میں کچھ بھی تقویٰ
کی بوجھتی۔ تو وہ تقویٰ کے یہ معنی نہ
کرتے۔ کہ آدمی چوری کرے جو کچھ بول
زنا کرے مگر پھر تقویٰ کا متقی رہتا ہے
(ادھر)

مرزا غلام احمد صاحب دہلوی کے نام سے
مذہبی و علمی دنیا بخوبی واقف ہو چکی ہے اور ایک شہرہ
ہندوستان کی چار دیواری سے نکل کر چار دانگ عالم
میں پھیل چکا ہے۔ عام خیال تو یہ ہے کہ حضرت مسیح
موجود معہ جسم زندہ آسمان پر چلے گئے ہیں اور آخر
زمانے میں وہی آسمان پر سے اتریں گے اور وہی
مسیح موجود ہیں لیکن مرزا صاحب اس کے خلاف
یہ فرماتے ہیں کہ وہ مسیح علیہ السلام جو نبی اسرائیل
میں نبی ہو کر تشریف لائے تھے فوت ہو گئے اور
آنیوالامسیح اسی امت کا ایک فرد ہے جس کو آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے مسیح ابن مریم کا خطاب عطا
فرمایا ہے اور وہ مسیح موجود ہیں ہوں اس دعویٰ
میں بحث طلب معلوم ہوتے ہیں اول یہ کہ آیا
حضرت مسیح موجود ہیں یا نہیں۔ یہی بالی الحقیقت
فوز ہے۔ دوسرے یہ کہ آیا مسیح موجود ہیں
کی قابلیت مرزا صاحب دہلوی پائی جاتی ہے یا نہیں۔
ترتیب کے لحاظ سے پہلے بحث امر اول یعنی حیات
و وفات حضرت مسیح میں ضروری معلوم ہوتی ہے
کیونکہ اگر حیات مسیح ثابت ہو جائے۔ تو پھر مرزا صاحب
کے مسیح موجود ہونے میں بحث کرنے کی ضرورت
باقی نہیں رہتی۔ لیکن اگر حیات ثابت نہ ہو بلکہ
وفات ہی ثابت ہو جائے تو پھر مرزا صاحب
مسیح ہونے میں بحث کرنے کی ضرورت پیدا ہوتی
ہے۔ یوں تو چاروں علمائے اس مسئلہ میں بری
ٹوٹو ہیں کی بہت سے رسالے اور کتابیں
لکھیں لیکن نہایت افسوس سے کہنا پڑتا ہے۔
کہ اس سلسلہ میں اور صاف طریقہ کو چھوڑ کر اس
معاملہ میں ایسی ایسی عجیب عجیب کارروائیوں سے
کام لیا ہے۔ جنہوں نے طالبان تحقیق کو
حیرت میں ڈال دیا۔ ایک مولوی صاحب فرماتے
ہیں۔ مرزا کو معجزات، انبیاء سے انکار ہے
دوسرے لکھتے ہیں۔ وہ تو وجود ملائکہ سے
بھی منکر ہے۔ تیسرے منظر ہیں۔ وہ تو حشر و

مشر و وزخ و جنت وغیرہ کو بھی نہیں مانتا جو کچھ
رقم طراز ہیں کہ آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا
خاتم الانبیاء بھی ہونا تو اسے تسلیم نہیں۔ بلکہ وہ
تو آنحضرت اور اہل بیت آنحضرت کو گالیان دیتا
اور تمام انبیاء کی سخت توہین کرتا ہے۔ خدا کے
فرزند ہونے کا دعویٰ ہے بلکہ اپنے آپ کو خدا کا
باپ بتاتا ہے۔ نعوذ باللہ من البھوات
لیکن جب مرزا صاحب کی وہ کتاب دیکھی
جائیں جن کا مولوی صاحبان حوالہ دیتے ہیں۔
تو دیکھنے والوں کو ان بزرگوار مولوی صاحبان
کی حالت پر رحم بھی آتا ہے اور غیظ بھی۔ ایک
مولوی صاحب اپنے اشتہار میں لکھتے ہیں۔ کہ
مرزا نے حضرت عیسیٰ کی نبوت سے قطعی
انکار کیا ہے۔ وہ کہتا ہے۔ کہ عیسیٰ کی نبوت
پر کوئی دلیل قائم نہیں ہوتی۔ بلکہ ابطال نبوت
پر کئی دلائل قائم ہیں۔ لیکن جب اعجاز احمدی کا
صفحہ ۱۳۱ جس کا حوالہ مولوی صاحب دیتا تھا۔
دیکھا گیا۔ تو اس کی عبارت کا مفہوم یہ معلوم
ہوا۔ کہ مرزا صاحب نے نبوت حضرت عیسیٰ
کا کہیں بھی انکار نہیں کیا بلکہ جا بجا اقرار کیا
ہے۔ ہاں یہ البتہ لکھا ہے۔ کہ قرآن شریف
کو اگر علیحدہ کر لیا جائے۔ تو پھر حضرت مسیح
کی نبوت پر کوئی دلیل قائم نہیں ہوتی۔ جس کا
بہت کہلا ہوا مطلب یہ ہے۔ کہ قرآن
شریف سے تو حضرت مسیح کی نبوت ثابت
ہے۔ ہاں کسی اور ذریعہ سے ثابت نہیں
پھر مولوی صاحب فرماتے ہیں کہ مرزا
قرآن شریف کو ایک باطل کتاب بتاتا اور
کہتا ہے کہ قرآن ایک جھوٹی کتاب ہے۔ جیسی تو
اس میں مسیح کا نبی ہونا تسلیم کیا گیا ہے۔
لیکن جب مرزا صاحب کی کتاب اعجاز احمدی کا
صفحہ ۱۳۱ دیکھا جائے۔ تو یہ مضمون ملتا
ہے۔ کہ یہ قرآن شریف کا احسان ہے۔ کہ
حضرت مسیح کے نبی ہونے کا اقرار کر دیا
اور اسی وجہ سے ہم ان پر ایمان لائے۔
کہ وہ سچے نبی ہیں اور برگزیدہ ہیں اور ان
تمام تمثیوں سے معصوم ہیں۔ جو ان پر اور
اون کی ماں پر لگائی گئی ہیں۔ العجب تم العجب
مرزا صاحب تو یہ کہیں کہ ہم حضرت مسیح پر

ایمان لائے وہ سچے نبی تھے اور ہم ان کو ان تمام تہمتوں سے جو ان پر اور ان کی مان پر لگائی گئیں محصوم سمجھتے ہیں۔ مگر مولوی صاحب فرماتے ہیں کہ مرزا تو حضرت عیسیٰ کی نبوت کا قطعی منکر ہے وہ تو ان کو مان بہن کی گالیان دیتا ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ پھر مولوی صاحب فرماتے ہیں کہ مرزا نے اعجاز احمدی کے صفحہ ۲۷ میں لکھا ہے کہ عیسیٰ کو شیطانی الہام ہوا کرتے تھے۔ لیکن جب کتاب دیکھی جاوے تو یہ مضمون ملیگا کہ انجیل میں تو یہ لکھا ہے کہ کبھی کبھی آپ کو شیطانی الہام بھی ہوا کرتے تھے۔ مگر اسلام کی حدیثوں میں آپ کی یہ صفات لکھی ہیں کہ خدا نے شیطان سے آپ کو محفوظ رکھا۔ کبھی آپ نے شیطان کی پیروی نہیں کی۔ ایک شریر یودی اپنی کتاب میں لکھتا ہے کہ ایک مرتبہ آپ کسی بیگانہ عورت پر عاشق ہو گئے تھے۔ لیکن جو بات دشمن کے مٹکھ سے نکلے۔ وہ قابل اعتبار نہیں آپ خدا کے مقبول اور پیارے تھے۔ خبیثت بہن وہ لوگ جو آپ پر یہ تمہین لگاتے ہیں۔ اب مولوی صاحبان کا تو وہ ارشاد ہے اور مرزا صاحب یہ فرماتے ہیں۔

بہ بین تفاوت رہ از نجا است تا بہ کجا
اسی قسم کو نہ ایک دو بلکہ صد ہا ہزار اعتراض ہیں جو مولوی صاحبان کی طرف سے کئے جاتے ہیں۔ کاش! ایسے اعتراضوں سے تو خاموشی ہی اختیار کی جاتی تاکہ حضرات مولوی صاحبان اتہام سازی کے گناہ سے محفوظ رہتے۔

اگرچہ ہم کو مرزا صاحب سے کسی قسم کا تعلق و واسطہ نہیں ہے۔ تاہم مولوی صاحبان کی ان خلاف دیانت اور امانت کا رویہ انہوں کو ہم نے ہمیشہ نفرت سے دیکھا ہے اور ہم ان خیال میں ہر منصف مزاج و اعتدال پسند انسان خواہ وہ مرزا صاحب کے دعوے کا کیسا ہی مخالف کیوں نہ ہو۔ اس قسم کی بے ہودہ اور نامعقول حرکتوں کو تو کبھی پسند نہیں کریگا۔ یہ حرکتیں جس قدر قابل نفرت اور طاقتور کرہیت ہیں ظاہر ہی ہے۔ لیکن ابھی حال میں پرانے شکوک کے لئے اپنی ناک کا سونہ کی جو تازہ مثال قائم کی گئی ہے۔ وہ تو روپی

دینے کے قابل ہے
ناظرین! اسے ملاحظہ فرماوین اور سوچیں کہ جو شخص نفسانیت و تعصب نے ہمارے علماء کو کہاں سے کہاں تک پہنچا دیا ہے۔ مرزا صاحب کے ایک مرید تھے ڈاکٹر عبد الحکیم خان ابی کچہ تھوڑا ہی عرصہ ہوا ہے کہ وہ مرزا صاحب سے پھر گئے۔ ظاہر ہے کہ کوئی بات ایسی نہیں تھی جس کو حیرت کی نظر سے دیکھا جاتا نہ یہ کوئی ایسا امر تھا جس سے مرزا صاحب کے سچے یا چھوٹے ہونیکا نتیجہ نکلا جائے۔ مگر مولوی صاحبان کو اس سے کیا غرض۔ انہوں نے بلا تامل کہنا شروع کر دیا کہ چونکہ مرید کا پھر جانا مرشد کے کاذب ہونے کی قطعی دلیل ہے۔ اس لئے اب مرزا صاحب کے کاذب ہونے میں کچھ بھی شک نہیں رہا۔ اگر مرزا کاذب نہ ہوتا۔ تو عبد الحکیم خان اس سے کیوں پھر جاتے اور چونکہ وہ پھر گئے لہذا مرزا کاذب ہے یہ خلاصہ ہے مولوی صاحبان کے ان خیالات کا جو اس معاملہ میں انہوں نے ظاہر کئے۔ لاجل ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم مولوی صاحبان نے مرزا صاحب کے جھٹلانے کیواسطے یہ قاعدہ تو گہر لیا کہ مرید کا پھر جانا مرشد کے کاذب ہونے کی قطعی دلیل ہے۔ لیکن یہ نہ دیکھا کہ یہ قاعدہ مرزا صاحب کو لوگوں کی نظر میں جھوٹا بنا سکے یا نہ بنا سکے۔ مگر اسلام کا قلع قمع ضرور کئے دیتا ہے۔ اس لئے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بہت سے مرید ان سے پھر گئے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حواری مرید ہوئے اور سب سے بڑھ کر یہ کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی بعض بد بختوں اور بد قسمندوں نے روگردانی کی۔ اب اگر مولوی صاحب فرماتے کہ مطابق مرید کے مرید ہو جائے کو پیر کے کاذب ہونے کی دلیل مانا جاوے تو پھر ساتھ ہی ہمارے انبیاء کو بھی جھوٹا ماننا پڑیگا۔ معاذ اللہ من ذلک۔ مولوی صاحبان نے بظاہر تو حضرت مرزا صاحب کے جھٹلانے کیواسطے یہ قاعدہ گہرا لیکن فی الحقیقت مخالفین اسلام کے ہاتھ میں ایک تیز حربہ پیدا ہے کہ جب چاہے اسلام پر ہللائیں۔ اور مسلمانوں کو ناقابل برداشت نقصان پہنچاویں۔ مثلاً اگر کوئی شخص مخالفین اسلام میں سے مولوی صاحبان کے ہاتھ کا حوالہ دیکر یہ کہے کہ موسیٰ علیہ السلام سچے نبی نہیں کیونکہ ان کے اکثر مرید ان سے منحرف ہو گئے تھے

پھر وہ یہ کہے کہ مسلمان حضرت عیسیٰ کو نبی مانتے ہیں حالانکہ وہ ہرگز ہرگز نبی نہیں تھے کیونکہ ان کے حواری بھی اکثر مرید ہوئے تھے۔ پھر وہ مولوی صاحب کی قاعدہ با واز بلند لوگوں کو سننا کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو سچے نبی ہونے کا بھی انکار کرے اور کہے کہ وہ سچے نبی کیونکہ جو سچے نبی جیسے مسلمانوں کے مولوی صاحبان صاف اقرار کر چکے ہیں کہ مرید کا پھر جانا مرشد کے کاذب ہونے کی قطعی دلیل ہے اور مسلمانوں ہی کی کتابوں سے یہ بھی ثابت ہے کہ ان کے نبی سے بھی بہت سے لوگ مرید ہوئے ہیں اور اسی پر اکتفا کر کے وہ زمانہ گزشتہ کے ساتھ زمانہ حال کے مریدین کی ایک لمبی فہرست بھی مولوی صاحب کے آگے رکھتے اور مولوی صاحب کے کہہ کہ حضرت مولوی صاحب میلہ کو تو آپ جانتے ہی ہوں گے اور عبد اللہ سے بھی آپ بخوبی واقف ہوں گے اور اگر کہیں بھول گئے ہوں تو یاد رہی عا دالدین۔ یاد رہی صفدر علی۔ یاد رہی حسام الدین یاد رہی احسان اللہ کو تو غالباً نہ بھولے ہوں گے۔ اور اگر ان کو بھی فراموش کر گئے ہوں۔ تو ڈاکٹر احمد شاہ شائق حافظ احمد مسیح ماسٹر عبد الغفور کو تو نہ بھولے ہوں گے۔ پھر وہ خوب جتا کر بلکہ مولوی صاحب کا نشانہ ہلا کر کہے کہ حضرت مولوی صاحب اول الذکر دو شخص ان لوگوں میں سے ہیں جو آپ کے نبی کے زمانہ میں مرید ہوئے تھے۔ میلہ وہ جس نے نہ صرف یہ کہ اسلام سے روگردانی کی بلکہ نبوت کا دعو بھی کیا تھا اور عبد اللہ جو نبی عربی کی وحی لکھنے کو معزز عہدے پر مامور تھا۔ باقی لوگ آپ کے سمجھ میں جو اسی زمانے میں وقتاً فوقتاً مرید ہوئے۔ آخر الذکر تین آدمی تو بہت ہی تھوڑا زمانہ ہوا کہ اسلام سے روکش ہوئے ہیں۔ ڈاکٹر سید احمد شاہ نے مذہب عیسوی اختیار کر لیا اور اسلام کو تو میں کتاب احکام المؤمنین لکھی۔ حافظ احمد مسیح ہی عیسائی ہوا اور اُس نے بھی کئی کئی مین تصنیف کیں اور علماء دہلی کو بھی مبارک کے لئے بار بار لکھا۔ عبد الغفور اسلام چھوڑ کر آریہ بنا اور دہرم ہال کے نام سے مشہور ہو کر ترک اسلام اور تہذیب الاسلام دو کتابیں تصنیف کیں۔ پس اسے حضرت مولوی صاحب جب آپ کے نبی کے پیروان کی وفات کے بعد ہی مرید ہوئے اور خاص ان کے زمانہ حیات میں بھی تو پھر آپ کو ان کی نبوت سے انکار کر دیتے اور اسلام کو خیر باد کہہ کر کسی اور گہر کی راہ لینے میں کیا پس و پیش۔

بس ہو چکی۔ نماز مصلیٰ اٹھائیے۔ اس لئے کہ آپ خود بھی تو یہ تسلیم فرما چکے ہیں اس قاعدہ کے موجب ہیں کہ مرید کا پر جانا مرشد کے کاذب ہونے کی دلیل ہے۔ اور آپ تو ایک ہی مرید کے مرتد ہو جانے پر پیر کے کاذب ہو جانے کا نتیجہ نکالتے تھے۔ مگر آپ کے نبی کے تو بہت سے مرید مرتد ہوئے۔ پھر تامل کیسا۔ مسجد کو سلام کیجئے اور گرجے یا مندر کی راہ لیجئے۔ اب سوچنا چاہیئے کہ مولوی صاحب کی طرف سے اس مضمون کا کیا جواب ہو سکتا ہے۔

خیر مولوی صاحب کی طرف سے جواب ہونے نہ ہونے کا تو چنداں خیال نہیں۔ اس لئے کہ ان کو تو اپنی زبان سے لازم بنے۔ اور پھر ڈھٹائی سے تو تو میں میں کرنے کی عادت ہو گئی ہے۔ وہ تو موقعہ بموقعہ جو چاہیں گے۔ فرماتے چلے جائیں گے۔ لیکن خیال جو کچھ ہے۔ وہ ان عوام اہل اسلام کا جو بے علمی و نا فہمی کی وجہ سے مولوی صاحب کے اس قاعدہ کو صحیح تسلیم کر چکے ہوں۔ ان پر اس تقریر کا کیا اثر ہوگا اور جب وہ ایک طرف یہ دیکھیں گے کہ ہمارے جبوش و عمامہ بند مولوی صاحبان یہ بیان فرما چکے ہیں کہ مرید کا پھر جانا مرشد کے کاذب ہونے کا ثبوت ہے اور دوسری طرف ان کو یہ معلوم ہوگا کہ انبیاء علیہم السلام اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی بلاشبہ و شک لوگ مرتد ہوئے ہیں۔ تو وہ کس عتیمہ پر پوچھنے لگیں اور ان کے دل پر کیا گزرے گی۔ مولوی صاحبان مرزا صاحب کے جھٹلاتے اور کاذب ٹھہرانے کو تا کیہ اسلام قرار دیتے ہیں۔ لیکن یہ تو خوب آئی تا ئید اسلام ہے۔ جو اسلام کی جڑ ہی کاٹے دیتی ہے۔ خدا ان مولویوں کی حالت پر رحم فرماؤ اور ان کو ہوش دے۔ یہ تو حد سے گزر گئے۔

جوش تعصب میں جاو بیجا کچھ نہیں دیکھتے۔ بس کفر کا فتوے دینا جانتے ہیں اور ان کو ذرا سی بات پر مخالفت کے لئے تل جانے سے غرض خواہ اس مخالفت سے اسلام کو ضرر ہی کیوں نہ پہونچا ہوں کو اپنے مخالفت پر اعتراض جڑ دینے سے سروکار۔

خواہ وہ اعتراض کیسا ہی پھر اور پوچھ کیوں نہ چود۔ ان کو نکتہ چینی سے مطلب۔ خواہ اس نکتہ چینی کی زد ان کے کسی مسلم بزرگ پر ہی کیوں نہ پڑتی ہو۔ ان کو مینو مخالفت کہ قولی کی تردید سے کام۔ خواہ وہ قول کیسا ہی موافق قرآن و حدیث کیوں نہ ہو وہ کچھ نہیں دیکھتے۔ کہ ہمارے قول کا نتیجہ کیا ہوگا۔ وہ ذرا ہی

نہیں سوچتے۔ کہ جو کچھ ہم کہہ رہے ہیں۔ اس سے کہیں مسلمات پر پانی تو نہیں پھرا جاتا۔ اسلام کو نفع پہونچے یا نقصان۔ ان کا مدعا تو یہ ہے کہ کسی طرح ہمارے مخالف سے لوگ بھڑک جائیں کسی دلی یا بیبی کی تہذیب لازم آجائے تو بلا سے آجائے مگر وہ چاہتے ہیں کہ ہمارا مخالفت اعتراضوں کی پھر سے نہ بچنے پائے۔ انہوں نے اس قسم کی کارروائیوں کو اپنی کامیابی کا ذریعہ سمجھ رکھا ہے۔ وہ جانتے ہیں کہ جبوئے الزام لگا کر ہم اپنے کسی مخالف پر فتح پا جائیں گے حالانکہ ان نامعقول حرکتوں سے کسیکو سچی کامیابی حاصل ہوئی اور نہ ہو سکتی ہے ہمیشہ ایسی حرکتوں کا انجام ذلت و رسوائی ہوا ہے۔

اچھا کون کہتا ہے کہ مرزا صاحب کے دعوے کی تردید نہ کی جاوے۔ جو علماء مرزا صاحب کو حق پر نہیں سمجھتے ان کا تو باعتبار علماء دین و پیشوا کے ملت ہونے کے فرض منصبی ہی یہی ہے۔ کہ وہ مرزا صاحب کے دعوے کی تردید کریں اور عوام اہل اسلام کو مرزا صاحب کے دعوے قبول کرنے سے باز رکھنے میں ساعی ہوں۔ لیکن یہ فرض عقلی و نقلی دلائل پیش کر کے اور پسند و نفیوت فرما کر ادا ہونا چاہیئے نہ کہ لغو الزامات لگا کر اور شرمناک بہتان لگا کر یا بیہودہ قواعد گھڑ کر۔ اس میں شک نہیں کہ اس قسم کی کارروائیوں سے ابتدا میں عوام کو مرزا صاحب کی طرف نفرت و بے زاری پیدا ہو جاتی ہے اور جب وہ مولوی صاحبان کا یہ بیان پڑھتے ہیں کہ مرزا صاحب نے پیغمبروں کو گالیاں دی ہیں آنحضرت اور اہل بیت آنحضرت کی سخت توہین کی ہے۔ اپنے آپکو خدا کا بیٹا اور پھر خدا کا باپ لکھا ہے۔ تو جوش کا ایک دیرا ان کے دلوں میں موجیں مارنے لگتا ہے لیکن جیسے لوگوں کو یہ معلوم ہوتا جاتا ہے کہ یہ سراسر اتہام ہیں جو تعصب اور جوش نفسانیت کی وجہ سے لگائے گئے ہیں ویسے ویسے لوگ بجائے مرزا صاحب سے متنفر ہونے کے مولوی صاحبان سے بے زار ہوتے جاتے ہیں۔ کیسے افسوس کی بات ہے کہ اتہام لگانے والے اتہام لگانے کی وجہ سے گنہگار اور خدا کو مجرم بھی بناتے ہیں اور پھر جس غرض سے یہ حرکت گوارا کرتے ہیں۔ وہ غرض ہی حاصل نہیں ہوتا جس سے ہم کو اختلاف ہو۔ اس کی تردید کرنے کا حق تو ہم کو ضرور حاصل ہے۔ لیکن کیا ہم اس پر جھوٹے الزام

لگانے اور اس کی عبارتوں کا اس کے منشاء سے خلاصہ مطلب بیان کرنے کے بھی مجاہدین ہو سکتے ہیں کو یہ بھی لازم ہے کہ اس کی تردید کی غرض سے ہم ایسے کلمات زبان سے نکالیں جن سے ہمارے پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بھی تہذیب لازم آتی ہو۔ استغفر اللہ استغفر اللہ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

اگر ہم خدا بخواستہ ایسا کریں۔ تو ہم سے زیادہ بد قسمت و بد بخت اور کم ہوش ہو سکتا ہے۔ کاش! حد سے متجاوز ہو کر افراط و تفریط کی راہ اختیار نہ کر لیتے و اسے ایک سنجیدہ اور حق پسند دل سے مگر ہماری اس تحریر پر غور فرمائیں۔

ہم نے جو کچھ لکھا ہے وہ کسی تا ئید تردید خیال کو ہرگز ہرگز نہیں لکھا بلکہ محض اس وجہ سے لکھا ہے کہ ہماری نظر میں جھوٹے الزام لگانا سخت نامعقول حرکت ہے اور پھر کوئی ایسا کلمہ زبان سے نکالنا جس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مبارک کی توہین لازم آتی ہو۔ اس سے بھی زیادہ نامعقول و باعث رسوایی ہر دو عالم مولوی صاحبان کی توہین میں اور ان کی خلاصہ انصاف کارروائیاں تو ہم مدت سے دیکھ رہے ہیں۔ مگر ہم نے کبھی دخل نہیں دیا۔ لیکن پچھلی کارروائی دیکھ کر ہم سے ضبط نہ ہو سکا اور ضبط ہوتا تو کیونکر مولوی صاحب کے اس قاعدہ کی رو سے تو مسلمانوں پر وہ الزام قائم ہوتا ہے جس کا کوئی جواب نہیں ہو سکتا اگر مولوی صاحب کا یہ قاعدہ صحیح ہو کہ مرید کا پر جانا مرشد کے کاذب ہونے کی دلیل ہے تو پھر مسلمانوں کیسے اس سے زیادہ ماتم کی اور کونسی بات ہو سکتی ہے۔ کہ ان کے نبی کے پیرو بھی مرتد ہو گئے ہیں لیکن ہم پکار کر کہتے ہیں کہ یہ مولوی صاحب کی من گھڑت ہے جس کی حقیقت میں کوئی اصیت نہیں ہے اور مرید کا پر جانا ہرگز ہرگز مرشد کے کاذب ہونے کی دلیل نہیں نہ عقلاً نہ نقلاً۔ بد بخت و بد سرشت مرید ہمیشہ اپنے مقدس و راست باز مرشد من سے مرتد ہوتے رہے ہیں۔ اگر ان کے ارتداد کو کسی مقدس کے کاذب ہو نیکائیت سمجھا جاوے تو پھر کسی ایک نبی کا صادق ثابت کرنا بھی محال قطعی ہو جائیگا چونکہ مولوی صاحب کا یہ قاعدہ عقل و نقل کے

رسید زر

۲۵۔	اکتوبر ۱۹۵۶ء۔	۲۵۔	ناظر حسین صاحب	۱۲
۲۶۔	" " " " " " " "	۲۶۔	حسن موسیٰ خان صاحب	۱۲
۲۷۔	" " " " " " " "	۲۷۔	الاجیش صاحب	۱۲
۲۸۔	" " " " " " " "	۲۸۔	محمد حسن صاحب	۱۲
۲۹۔	" " " " " " " "	۲۹۔	محمد دین صاحب	۱۲
۳۰۔	" " " " " " " "	۳۰۔	حاجی الہی بخش صاحب	۱۲
۳۱۔	" " " " " " " "	۳۱۔	شریف علی صاحب	۱۲
۳۲۔	" " " " " " " "	۳۲۔	جلیل احمد صاحب	۱۲
۳۳۔	" " " " " " " "	۳۳۔	قاضی حبیب الدین صاحب	۱۲
۳۴۔	" " " " " " " "	۳۴۔	نظام الدین صاحب	۱۲
۳۵۔	" " " " " " " "	۳۵۔	غلام رسول صاحب	۱۲

اجرت اشتہارات

تقریب صفحہ	سال	چھ ماہ	تین ماہ	ایک ماہ	کیا
پورا صفحہ	۱۵۰	۸۰	۴۵	۱۶	۶
۱/۲ صفحہ	۸۰	۴۵	۲۵	۱۰	۳
۱/۳ صفحہ	۵۵	۳۵	۱۶	۶	۲
۱/۴ صفحہ	۳۵	۱۸	۸	۴	۱
۱/۵ صفحہ	۲۰	۱۰	۶	۳	۱
۱/۶ صفحہ	۱۵	۸	۵	۲	۱
۱/۷ صفحہ	۸	۴	۲	۱	۱

- (۱) اجرت ہر حالت میں پیشگی آئی چاہیے۔ مابعد کا کوئی حساب نہیں۔
- (۲) ضمیمہ تقسیم کرائی فی ضمیمہ در فیصدی لیا جاویگا۔ مثال سے قادیان تک ضمیمہ کی مزدوری ۸ روپے۔ اجرت کے ساتھ وصول ہونی چاہیے۔
- (۳) میخبر کا اختیار ہوگا کہ جب چاہے۔ کسی کا اشتہار بند کر دے اور باقی اجرت واپس کر دے۔
- (۴) یہ اجرت موجودہ تعداد اخبار و اخراجات کے لحاظ سے مقرر کی گئی ہے۔ اخبار کی تعداد بڑھ جانے پر نرخ بڑھایا جاویگا۔ اور جو لوگ زائد نرخ نام منظور کریں ان کا اشتہار بند کر کے ان کی باقی ماندہ اجرت واپس کر دے جاوے گی۔

میں نے جس کے مضامین کو پڑھی خوشی سے شائع کیا ہے ایک ثابت ہی خطرناک آدمی ہیں۔ پہنے ان کی عجیب غریب تحریروں کو پڑھا ہے اور ان کے رسالہ کو صفحہ بہت ہی غور سے دیکھا ہے۔ جس میں انہوں نے یہ خیال ظاہر کیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانا مدارِ نجات نہیں ہے بلکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تکذیب کرنے والے ہی اگر اعمال صالحہ بجالائیں۔ اور خدا کی وحدانیت کے قائل ہوں۔ تو ضرور نجات پائیں گے۔ تعجب کہ ڈاکٹر عبدالحکیم خان جو نجات کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانا ضروری نہ سمجھیں۔ وہ تو آجکل ہمارے علماء اور بعض ایڈیٹران اخبار کے نزدیک مسلمان اور بہت بڑے مسلمان لیکن مرزا صاحب جنہوں نے اسی وجہ سے ڈاکٹر عبدالحکیم کو عاق کر دیا اور جو یہ کہتے ہیں کہ نجات پانا آنحضرت کو نبی مان لینے اور آپ پر ایمان لائے پھر صبر ہے۔ وہ کافر اور کٹر کافر۔ یہ میں تفاوت رہ از کجاست تا بہ کجاست افسوس کہ مرزا صاحب سے بغض کی وجہ سے لوگوں نے یہ بھی نہ سوچا۔ کہ ڈاکٹر عبدالحکیم خان صاحب نے کیا ہیں۔ بس صرف اتنا دیکھ کر کہ وہ مرزا صاحب سے مخالف ہو گئے ہیں۔ ان کی ہان میں ہان ملانی شروع کر دی۔ ہم کو اس کا رد وائی سے بھی سخت اختلاف ہے اور ہم اس معاملہ میں مرزا صاحب کو بالکل حق پر سمجھتے ہیں۔ اور ان کے اس قول کو کہ نجات کیو اسطے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانا ضروری ہے بالکل راست و صحیح قرار دیتے اور نیت و نعت سے دیکھتے ہیں۔

ہم کو عبدالحکیم خان صاحب مسلمان کے قول سے مرزا غلام احمد کا فکریہ قول کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے بغیر نجات پانا ممکن نہیں ہے بہت زیادہ عجیب و مرغوب ہے۔ ہم نے ارادہ کیا ہے کہ ڈاکٹر صاحب کے رسالہ کو اگر حکیم خیرم پرجو اس وقت بھی ہمارے سامنے پڑا ہوا ہے۔ ریویو لکھیں۔ اگر ہمیں موقع پائے تو انشا اللہ ہم جلد اسے شائع کر سکیں گے۔

درخواست و عام مجھے ایک سخت مشکل درپیش ہو چکی ہے اور میں کہیں کہ مولانا فضل و کرم کو کہو۔ خاکسار اک غلام احمد احمدی کشمیر عا برادر سید غلام احمد صاحب ججو کشمیری تاج پور پوری طور پر چھٹا نہیں ہوئے۔ لہذا احباب عافروین کہ اللہ تعالیٰ کامل صحت عطا فرما کر خاکسار کو

بالکل ہی خلاص ہے اور اس سے تمام غیبوں باور پھر سردار انبیاء (نعمو اللہ) جیسا ہونا لازم آتا ہے پس لئے ہم اس سے تمام تر صفائی نفرت و بیزاری ظاہر کرتے ہیں اور چونکہ ہم کو ایسے الفاظ نہیں ملتے جن کے ذریعہ سے ہم اپنی نفرت و بیزاری کا جیسا کہ چاہتے اظہار کر سکیں اس لئے ہم اپنے اخبار کے ناظرین کو ملحقی میں کہ جو الفاظ ان کی نظر میں اظہار نفرت کے لئے زیادہ سے زیادہ مناسب معلوم ہوں وہ ہی ہماری طرف سے ہی تصور فرماویں۔

ایسے قاعدہ سے جس کا عقل و نقل دونوں سے ثبوت نہ ہو۔ نفرت! نفرت! نفرت!!! ایسی تردید سے جس کی بنیاد جھوٹے الزامات پر ہو بیزاری! بیزاری! بیزاری!!! ایسے قاعدہ پر جن سے آنحضرت کی ذات بابرکات پر زور پڑتی ہو لعنت! لعنت! لعنت!!!

ہم ظاہر کر چکے ہیں کہ ہکو نہ جناب مرزا صاحب سے کچھ مطلب ہے نہ ان کے دعویٰ سے کچھ سروکار ہے نہ جو کچھ لکھا ہے۔ اظہار حقیقت الامر کی غرض سے اور مخلوق خدا کو مغالطہ سے بچانے کیو اسطے لکھا ہے لیکن اگر کوئی صاحب اس سچو اور بلا برہوعایت پیا نے خجلا کر ہم کو بھی کوئی خطاب عطا فرماویں یعنی قادیانی کافر یا مرزائی ملحد کہنا شروع کر دیں یا یہ فتویٰ صادر فرماویں کہ ایڈیٹورین گزٹ سے تماشہ کی طور پر ہوتی بات کرنا اپنا ہان کو ساتھ ستر ستر بار زنا کر نیسے یا وہ سخت ہے تو ہکو اسکی بھی مطلق پروا نہیں کیونکہ ہمیں جو کچھ لکھا ہے وہ اپنے

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حمایت کے خیال سے لکھا ہے اس پر اگر ہم کو کافر کہا جائیگا تو ہم اپنے آپ کو خوش قسمت سمجھیں گے بالآخر ہم یہ کہہ کر اس مضمون کو ختم کرتے ہیں کہ ڈاکٹر عبدالحکیم خان صاحب جن کی ہمارے علماء آجکل بڑی تعریفیں کر رہے ہیں اور ہمارے بعض معاصرین

رمضان نفیس بین رعنا

براہین احمدیہ مکمل نمبر

رمضان شریف میں رعنائی قیمت ۱۲ جلد

کی قیمت ۱۲

در شمیم (مکمل)

جس میں فخر موجودات حضرت امام مہم
مسیح موعود و مہدی مسعود علیہ الصلوٰۃ والسلام
کی تا امر و فارسی اور اردو کی

شبلع شدہ نظمیں

نہایت آب و تاب کے ساتھ ۲۲۸۱۸ کے ۱۲
صفحہ کی موزون حبیبی تقطیع پر چھپکر خوبصورت
پرنیابی جلدیں بندھ کر طیار ہو گئی ہے۔ ہمہ اجاب کے
نام کیلئے اس میں آیت بھی خوب رکھی ہو کر اردو فارسی
نظموں کے دو حصہ کر ان کو علیحدہ علیحدہ نمبر دیئے
ہیں جس کا فائدہ یہ ہو کہ جب کہی حضور مسیح موعود کی
کوئی نظم فارسی یا اردو میں شائع ہوگی تو ہم اسی تقطیع پر
ان کے ساتھ بزرگ کرچیاویں اور وہی قیمت پر خریدیں
کو بھیجیں جو ایسی کتاب میں آسانی لگا سکیں اس طرح
اکٹی کتاب ہی مکمل ہوتی جائیگی اور ضائع ہی نہ جائیگی قیمت
جلد صرف آٹھ گئے۔ محصول دیکھنگ بندہ خریدار
رمضان شریف میں ۲۷ اوسے جلد کے ہم
دفتر اخبار بدرد - قادیان ضلع گورداسپور

اخبار بدرد و ماہ کیواسطے مفت

اخبار بدرد و ماہ کیواسطے مفت کس طرح کسکتا
اُس کی یہ صورت ہے۔ جو صاحبان اب تک اس اخبار
کے خریدار نہیں ہیں اور اب خریدنا چاہیں اور ایکسال
کا چندہ پیشگی عطاء فرمادیں یا بذریعہ دی لی مگواہیں
اور ان کا ارسال کردہ چندہ منسلک ہو گا چندہ شمار
ہو گا اور شائع کے جس قدر اخبار ان کی درخواست
کے دن سے لے کر اخیر شائع تک ان کی خدمت
میں ارسال ہوں گے۔ وہ سب بلا قیمت
ہوں گے۔ لیکن گذشتہ پرچہ مفت نہ مل
سکیں گے۔ درخواست پہنچنے کی تاریخ سے
لے کر اخیر سال روان تک کے پرچے مفت
ملتے رہیں گے۔ امید ہے کہ بہت سے
دوست اس سے فائدہ حاصل کرنے کی
کوشش کریں گے۔

محمد صادق عفی اللہ عنہ منچر اخبار بدرد قادیان ضلع گورداسپور

کارخانہ تقانی نسل انسانی

بے اولادوں کو اولاد کی خوش خبری
جن لوگوں کی اولاد نہیں ہوتی یا حمل گر جاتا ہے
یا مرے ہوئے بچے پیدا ہوتے یا صرف لڑکیاں ہی پیدا
ہوتی ہیں ان کو دیکھنے کی چوٹ اطلاق دی جاتی ہے کہ جسے
خط و کتابت کے علاج کرادیں خدا کا فضل سے انشاء
اولاد نہ پید ا ہوگی اور اگر ہماری صداقت پر شبہ ہو تو بیلے
اقرار نامہ اسامیہ تحریر کر لیں کہ بعد علاج اگر فرزند پیدا
ہوا تو ہم اتنا نذرانہ ادا کریں گے۔ ان کا علاج انک خرچ و ادائیگہ
کیا جائیگا اس اشتہار مجموعی اشتہار تصور فرمادیں بلکہ ہم
دعوے سے کہتے ہیں کہ ہندوستان بھر میں
دوم چم گئی ہے اور اپنی صداقت کے سبب
روز افزا دن ترقی کر رہا ہے۔ اولاد دینے والا تو
ضابطہ مگر اسی نے نوادوں میں تاثیر رکھی ہے۔
محمد حسین احمدی طبیب مجدد کارخانہ تقانی

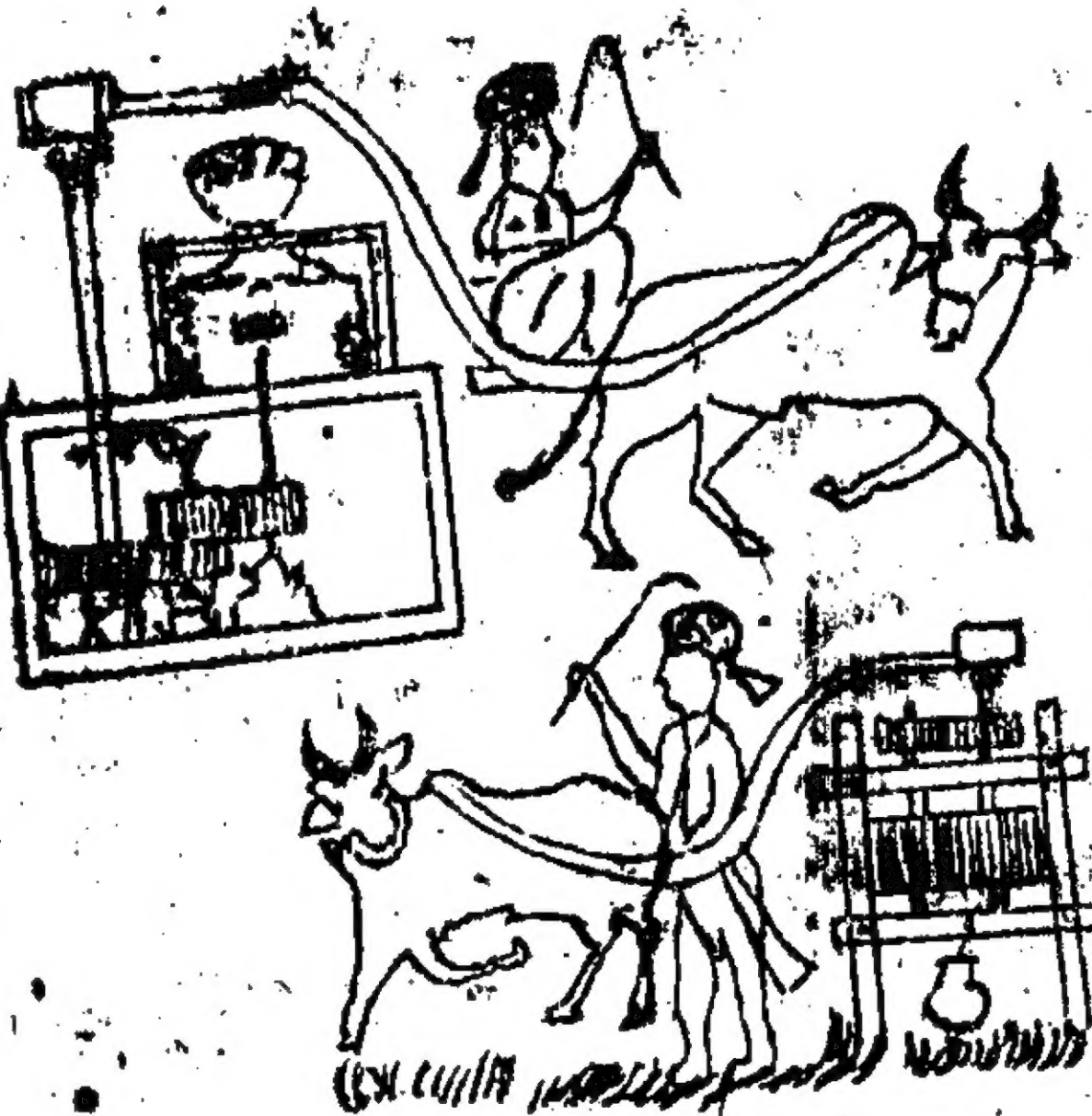
نسل انسانی مقام بحیرہ ضلع شاہ پور محلہ حماران

روزانہ اخبار عام
تازہ بازار خبریں دلچسپ ایڈیٹریل ہر روز یہ اخبار لاہور سے نکلتا ہے
پنجاب کے سب سے پہلے اور عمدہ روزانہ اخبار اخبار عام ہی ہو چکا ہے
مقبول خلائق انہوں نے کچھ منگوا کر دیکھیں۔ دیگر روزانہ اخبار عام

روزانہ پیسہ اخبار لاہور

ہندوستان بھر میں بہترین روزانہ پیسہ اخبار ہر روز ہر روز
تصویر چھپتا ہے ہر روز ایک کھش لکھن بھی موجود ہوتا ہے
تازہ سے تازہ خبریں قارئین ہر روز چھپ جاتی ہیں اس کا ایڈیٹریل
آسان اعلیٰ درجہ کا ہے راتین اور دو اوقات نہایت مدلل و مفصل
دیجائی میں اس لکھن تمام حلقوں میں نہایت عزت اور وقار سے دیکھا
جاتا ہے کیونکہ رئیس اور رعیت دونوں کا دلی دوست اور پیڑ خواہ
ہے اگر آج تک آپ نے دیکھا نہ ہو تو ایک بار ضرور ملاحظہ فرمائیے نو
کا پرچہ مفت ملتا ہے قیمت سہ ماہی صرف ۱۲ پیسے پیشگی کئے
پر جاری ہوتا ہے۔ درخواستوں کا پتہ منچر روزانہ پیسہ لاہور

عمدہ۔ مضبوط بیلہ و خراسانی مستیران
مولان بخش و غلام حسین مالکان کارخانہ بیلہ و خراسانی
بٹالہ ضلع گورداسپور سے طلب فرمائیے



لہجے کے خراسانی پستان کی مشین یہ نام ہندوستان
میں پہلی بار ۱۸۹۵ء میں سیر ہوئی پس جاتا ہے وزن
۱۵۰ پونڈ سے ۲۰۰ پونڈ تک ہوتا ہے قیمت درجہ اول
۱۵۰ روپے سے ۲۰۰ روپے اور درجہ دوم ۱۰۰ روپے سے ۱۵۰ روپے
تک بیچا جاتا ہے اس کی خرید و بیچ کی کیا جاتا ہے۔
بیلے کا دھیرنے واسطے بھی تیار ہیں۔

مستیران مولان بخش و غلام حسین بٹالہ ضلع گورداسپور

رمضان شریف اور فریضہ عظیمی

رمضان شریف کے تشریف لانے سے قدر تما یہ سوال پیدا ہو گیا ہے۔ کہ روزہ دانا
منفح عن سبی کس طرح اور کس وقت استعمال فرمائیں گے۔ لہذا عام اطلاع کی
غرض سے شائع کیا جاتا ہے۔

کہ روزدار لوگ اگر کسی اور چیز کی بجائے مفتح عنبری سے ہی روزہ افطار کریں اور
اوپر پلو بہر و دھپنی لیا کریں تو بہ نسبت اور دنوں کے انہیں بقضلم بہت زیادہ مفید ہوگی بہر
حال روزدار لوگ افطاری اور سحری کی وقت شوق سے استعمال فرما سکتے ہیں۔ ان دونوں میں
خصوصاً اسلئے اور بھی زیادہ مفید ہے کہ عام پرہیز کا موقع ان دونوں میں خصوصیت کے ساتھ میسر آسکتا

قیمت فی طبر

وہن فی طرب

پانچ روپے (۵)

حکیم محمد حسین قریشی - مؤلف و مترجم غنیمت - کارخانہ رفیق المصطفیٰ - حویلی کابلی لکڑی لاہور